بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا

وزیر خزانہ پنجاب

کی

بجٹ تقریر

برائے مالی سال 2015-16

12 جون 2015ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میں آج اس معزز ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کا بجٹ برائے مالی سال 16-2015 پیش کر رہی ہوں۔ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی موجودہ منتخب حکومت کا تیسرا بجٹ ہے اور ہماری حکومت کی ترجیحات اور پالیسیوں میں تسلسل کا آئینہ دار ہے۔

جناب سپیکر!

2. ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں ان ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی مدبرانہ قیادت اور رہنمائی حاصل ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ان ترجیحات کا مقصد پنجاب کو ایک ایسا صوبہ بنانا ہے جہاں ایک عام آدمی کی رسائی صحت اور تعلیم سمیت زندگی کی تمام سہولتوں تک ممکن ہو، جہاں تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوانوں کو روزگار کے وسیع تر مواقع میسر آ سکیں، جہاں صنعت، زراعت اور گھریلو استعمال کے لئے وافر بجلی دستیاب ہو، جہاں کی رواں دواں صنعتیں اور سرسبز زراعت ایک خوشحال پاکستان کی ضامن ہوں، جہاں قانون کی حکمرانی اور انصاف کی بالادستی ہو اور جہاں کے شہری ہر طرح کے تشدد اور دہشت گردی کے خوف سے آزاد، پرامن اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر!

3. حکومت پنجاب نے صوبے میں ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کے ویژن کے مطابق ایک جامع Economic Growth Strategy ترتیب دی ہے۔ میں اس Strategy کے نمایاں اہداف معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔

- ☆ صوبے کی معاشی ترقی کی شرح 2018 تک سات سے آٹھ فیصد تک لے کر جانا۔
- ☆ نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے سالانہ دس لاکھ مواقع پیدا کرنا۔
- ☆ 2018 تک صوبے میں Private Investment کو دوگنا کرنا۔
- ☆ دہشت گردی کے خاتمے اور صوبے کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کو یقینی بنانا۔

☆ برآمدات میں اضافے کی شرح کو پندرہ فیصد تک لے جانا۔

جناب سپیکر!

4. ترقی اور خوشحالی کی اس منزل کا حصول صوبے کی معیشت کے استحکام اور اقتصادی شرح نمو میں اضافے پر منحصر ہے اور یہ اضافہ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری بڑھائے بغیر ممکن نہیں۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ترقی اور روزگار کے حوالے سے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے کے لئے صرف حکومتی سرمایہ کاری کافی نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت پرائیویٹ خصوصاً غیر ملکی سرمایہ کاری کو صوبے کی طرف راغب کرنے کی ایک مربوط اور جامع پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ توانائی اور انفراسٹرکچر سمیت مختلف شعبوں میں غیر ملکی اور نجی سرمایہ کاروں کی دلچسپی اور شمولیت ہماری اسی پالیسی کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی غیر ملکی سرمایہ کاری لانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ میری مراد چین کی طرف سے پاکستان میں چھیالیس ارب ڈالر کے تاریخی پیکیج کا اعلان ہے۔ میرا یقین ہے کہ یہ سرمایہ کاری ملکی معیشت کی تقدیر بدل دے گی۔ ملک میں روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے اور پاکستان میں ترقی اور خوشحالی کے ایک شاندار دور کا آغاز ہوگا۔ یہ تاریخی پیکیج پاک چین دوستی کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی قیادت اور پاکستانی عوام پر چین کے غیر معمولی اعتماد کا عکاس ہے۔

جناب سپیکر!

5. میں اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی دو برسوں پر محیط ان انتھک کوششوں کو خراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتی ہوں جو انھوں نے وزیر اعظم پاکستان کی ٹیم کے ایک رکن کے طور پر اس پیکیج کو ممکن بنانے کے لئے کیں۔ جناب والا! بجلی کے بحران اور لوڈشیڈنگ کے ستائے ہوئے عوام کے لئے اس سے بڑی خوشخبری اور کیا ہوسکتی ہے کہ چھیالیس ارب ڈالر کے پیکیج میں سے چونتیس ارب ڈالر کی خطیر رقم صرف بجلی پیدا کرنے پر صرف کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

6. مقام افسوس ہے کہ جس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت پاکستان کو اندھیروں سے نجات دلانے کے لئے اپنے دن رات ایک کئے ہوئے تھی ۔۔۔۔ پاکستان کے عوام اس تاریخی معاہدے پر دستخطوں کے لئے اپنے عظیم دوست ملک چین کے صدر کی آمد کے لئے چشم براہ تھے ۔۔۔۔ عین اس وقت کچھ لوگ پاکستان کے دارالحکومت میں

دھرنوں کی آڑ میں اس دورے کو منسوخ کرانے کی ناپاک سازشوں میں مصروف تھے۔ مقام شکر ہے کہ ہماری قیادت کی بے مثال فراست، سیاسی جماعتوں کے مثالی عزم اور عوام کے تاریخی اتحاد کے نتیجے میں اس سازش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

جناب سپیکر!

7. میں سمجھتی ہوں کہ احتجاج اور انتشار کی سیاست کے ان پانچ مہینوں نے قوم پر عوام دشمن اور عوام دوست قیادت کا فرق واضح کر دیا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ (ن) کی قیادت پورے اعتماد کے ساتھ عوام کی ترقی اور خوشحالی کے ان مخالفوں کو یہ کہہ سکتی ہے کہ ؎

تیری پسند تیرگی، میری پسند روشنی
تو نے دِیا بجھا دیا، میں نے دِیا جلا دیا

جناب سپیکر!

8. یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ ہماری حکومت نے معیشت کی بہتری کا سفر ابھی شروع کیا ہی تھا کہ اسے شدید ترین سیلاب کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ حکومت پنجاب آزمائش کی اس گھڑی میں سیلاب سے متاثرہ عوام کے ساتھ کھڑی رہی۔ نارووال سے لے کر مظفرگڑھ تک شاید ہی کوئی گاؤں یا علاقہ ایسا ہو جہاں وزیراعلیٰ پنجاب سیلاب میں گھرے ہوئے اپنے مصیبت زدہ بہن بھائیوں کی دلگیری کے لئے خود نہ پہنچے ہوں۔

جناب سپیکر!

9. حکومت پنجاب نے اپنے وسائل سے سیلاب سے متاثرہ افراد کی فوری بحالی پر **تقریباً بیس ارب روپے** کی خطیر رقم صرف کی۔ یہ رقم ''خادم پنجاب امدادی پیکیج'' کے تحت انتہائی شفاف طریقے سے متاثرین سیلاب میں تقسیم کی گئی۔ تقسیم کے اس عمل کی شفافیت کو بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔

جناب سپیکر!

10. پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت دعووں پر نہیں عمل پر یقین رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے راستے میں آنے والی تمام تر مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے تمام تر اعلانات اور وعدوں پر ممکنہ حد تک

عملدرآمد کیا۔ ہم نے اس امر کو یقینی بنایا کہ اپنے ترقیاتی فلاحی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کئے جائیں۔

جناب سپیکر!

11. مالی سال 2015-16 کی کل آمدن کا تخمینہ ایک ہزار چار سو سینتالیس ارب چوبیس کروڑ اٹھارہ لاکھ چودہ ہزار روپے لگایا گیا ہے۔ جس میں آٹھ سو اٹھاسی ارب پچاس کروڑ روپے Federal Divisible Pool میں ٹیکسوں کی مد میں صوبائی حصہ ہے جو کہ NFC ایوارڈ کے تحت حاصل ہو گا۔ علاوہ ازیں وفاقی حکومت سے Straight Transfers اور گرانٹ کی مد میں اکتیس ارب چار کروڑ پچاس لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔ مزید برآں صوبائی ریونیو میں دو سو چھپن ارب سات کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جس میں ٹیکسوں کی مد میں ایک سو ساٹھ ارب انسٹھ کروڑ دس لاکھ روپے اور Non-tax کی مد میں تنیس ارب چوراسی کروڑ ساٹھ لاکھ روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

12. مالی سال 2015-16 کے جاری اخراجات کا کل تخمینہ ایک ہزار چار سو سینتالیس ارب چوبیس کروڑ اٹھارہ لاکھ چودہ ہزار روپے ہے۔ آئندہ مالی سال 2015-16 کا سالانہ ترقیاتی پروگرام **چار سو ارب روپے** کا ترتیب دیا گیا ہے۔ لہٰذا جاری اخراجات میں 7.6 فیصد اور ترقیاتی بجٹ میں 15.9 فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

13. آئندہ مالی سال کا بجٹ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں ہماری ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ تعلیم کا شعبہ ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے بجٹ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر سب سے بڑی رقم یعنی تقریباً **تین سو دس ارب بیس کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔ یہ رقم کل بجٹ کا ستائیس فیصد ہے۔ اسی طرح صحت عامہ کے شعبے میں **ایک سو چھیاسٹھ ارب تیرہ کروڑ روپے** کی خطیر رقم رکھی گئی ہے جو کہ بجٹ کا چودہ فیصد ہے۔ دیہی عوام کی ترقی اور زراعت کے فروغ کے لئے مجموعی طور پر مختلف شعبوں میں **ایک سو چوالیس ارب انتالیس کروڑ روپے** مختص کئے گئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا ساڑھے بارہ فیصد ہے۔ امن عامہ کی فراہمی پر آئندہ مالی سال میں **ایک سو نو ارب پچیس کروڑ روپے** صرف کئے جائیں گے جو کہ کل بجٹ کا ساڑھے نو فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

14. دہشت گردی کے علاوہ توانائی کا بحران اس وقت پاکستان کے لئے سنگین ترین مسئلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ **ملک میں بجلی کی پیداوار میں اضافے اور توانائی کے بحران کو ختم کرنے کے لئے 2013 میں وزیراعظم محمد نواز شریف کی قیادت میں برسراقتدار آنے والی مسلم لیگ (ن) کی وفاقی حکومت کی انتھک کوششیں کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔**

جناب سپیکر!

15. اس وقت پنجاب میں وفاقی حکومت اور پنجاب کی صوبائی حکومت کے تحت مجموعی طور پر توانائی کے **چھ سو اٹھارہ ارب روپے** کے منصوبے زیرِ تکمیل ہیں۔ ان منصوبوں میں حکومت پنجاب **دو سو اٹھاون ارب روپے** کی خطیر رقم کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ جبکہ پنجاب میں لگنے والے بجلی کے ان منصوبوں میں چین کی طرف سے **تین سو ساٹھ ارب روپے** کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

16. اب میں پنجاب میں زیرِ تکمیل توانائی کے منصوبوں کی کچھ تفصیلات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔ ساہیوال میں ایک ہزار تین سو بیس میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے بجلی گھر پر کام کا آغاز ہو چکا ہے جس پر **ایک سو اسی ارب روپے** لاگت آئے گی۔

17. جنوبی پنجاب میں بہاولپور کے ریگستانی علاقے میں، جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں کے کچھ بھی نہ تھا، وہاں پاکستان کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا شمسی توانائی پر مبنی ''قائداعظم سولر پارک'' قائم کیا جا چکا ہے، جہاں سے ایک سو میگاواٹ بجلی حاصل کی جا رہی ہے۔ اس سولر پارک میں مزید نو سو میگاواٹ کا شمسی توانائی کا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً **ایک سو پینتیس ارب روپے** لاگت آئے گی۔ یہ منصوبہ انشاء اللہ اگلے سال مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبے کے نتیجے میں جنوبی پنجاب میں نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا بلکہ صنعتی اور زرعی شعبے میں علاقے کے عوام کے لئے روزگار کے بے شمار مواقع میسر آئیں گے۔

18. پنڈ دادن خان کے مقام پر تین سو میگاواٹ بجلی کا پراجیکٹ لگایا جا رہا ہے۔ **پینتالیس ارب روپے** مالیت کے اس منصوبے میں بجلی پیدا کرنے کے لئے مقامی کوئلہ استعمال کیا جائے گا۔

22. انشاء اللہ یہ تینوں منصوبے جن کا ذکر میں نے کیا ہے 2017 کے اختتام تک دو ہزار چھ سو بیس میگاواٹ بجلی پیدا

کرنا شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر!

19. حکومت پنجاب بھکھی، ضلع شیخوپورہ میں **ایک سو دس ارب روپے** کی لاگت سے گیس سے چلنے والا ایک ہزار دو سو میگاواٹ کا پاور پلانٹ شروع کر رہی ہے۔ یہ منصوبہ انشاء اللہ ابتدائی مرحلے میں مارچ 2017 میں بجلی فراہم کرنا شروع کر دے گا اور 2017 کے آخر تک اس منصوبے سے مکمل Capacity کے مطابق بجلی حاصل کی جا سکے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے **پندرہ ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز ہے۔

20. ان بڑے منصوبوں کے علاوہ حکومت پنجاب علاقائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چھوٹے منصوبوں پر بھی کام کر رہی ہے۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور اور فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایک سو دس میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے منصوبوں پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ان دونوں منصوبوں پر **تینتیس ارب روپے** کی لاگت آئے گی۔ پنجاب میں لوڈ سنٹرز کے قریب ایک سو پچاس میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے چار پاور پلانٹس لگائے جا رہے ہیں جن پر **نوے ارب روپے** لاگت آئے گی۔ یہ پاور پلانٹس لاہور، ملتان، فیصل آباد اور سیالکوٹ میں لگائے جائیں گے۔

21. حکومت پنجاب نے **دس ارب روپے** کی لاگت سے بیس میگاواٹ بجلی کے چار ہائیڈل پاور پراجیکٹس مرالہ، پاکپتن، چیانوالی اور Deg Outfall میں شروع کئے ہیں۔ مرالہ اور پاکپتن کے منصوبے تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان دونوں منصوبوں سے بجلی اسی سال ستمبر میں پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح چیانوالی اور Deg Outfall کے منصوبے بھی جون 2016 تک مکمل ہو جائیں گے۔

22. پنجاب میں نجی شعبے کو بجلی میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ رحیم یار خان اور مظفرگڑھ میں ایک ہزار تین سو بیس میگاواٹ کے کوئلے سے بجلی پیدا کرنے والے دو منصوبوں پر ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ مزید برآں کوئلے کے مجموعی طور پر نو سو میگاواٹ کے چھ Power Plants کے منصوبے بھی نجی شعبے کے حوالے کئے جائیں گے۔ صوبے بھر میں شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کے لئے پچاس Sites نجی شعبے کو پیش کی گئی ہیں جس پر نجی شعبے کے سرمایہ کاروں کی جانب سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

23. مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ منصوبے توانائی کے بحران پر قابو پانے اور عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات

دلانے میں بے حد مددگار ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر!

24. موجودہ حکومت صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ معدنی ذخائر سے استفادہ کرنے کے لئے ایک مؤثر، مربوط اور نتیجہ خیز حکمت عملی پر گامزن ہے۔ معدنیات کے شعبے کے لئے مالی سال 2015-16 میں **دو ارب سترہ کروڑ روپے** کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ضلع چنیوٹ میں رجوعہ کے مقام پر لوہے اور تانبے کے وسیع ذخائر کی دریافت حکومت کی اسی حکمت عملی کا ثمر ہے۔

جناب سپیکر!

25. رجوعہ کے ان ذخائر کے ساتھ ماضی میں جس مجرمانہ غفلت اور بددیانتی کا مظاہرہ کیا گیا اس کی تفصیل ایک دردناک داستان سے کم نہیں۔ پچھلی حکومت نے بغیر کسی قسم کے ٹینڈر کے اس کی تلاش ایک ایسی نام نہاد کمپنی کو دے دی جس کا معدنی ذخائر کی تلاش سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ پچھلی حکومت کا یہ اقدام ملکی وسائل پر ڈاکہ زنی سے کم نہیں تھا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ موجودہ حکومت کے تحت Transparency اور Rules and Regulations کے اعلیٰ ترین تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی ٹینڈرز کے بعد یہ کام برادر ملک چین کی ایک ایسی کمپنی کو دیا گیا ہے جس کا شمار متعلقہ شعبے میں دنیا کی بہترین کمپنیوں میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!

26. زراعت ہماری ملکی معیشت کے لئے رگِ حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ صوبے کی پینتالیس فیصد آبادی کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے اور مجموعی قومی پیداوار میں زرعی شعبے کا حصہ اکیس فیصد ہے۔ ہماری قومی برآمدات میں زراعت کا حصہ ساٹھ فیصد ہے۔ حکومت پنجاب زرعی شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے ایک ایسے فعال شعبے میں تبدیل کرنا چاہتی ہے جو نہ صرف Food Security Challenges سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہو بلکہ بین الاقوامی معیار کی مصنوعات بھی پیدا کر سکے۔

27. کاشتکاروں کو ان کی زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلائے بغیر زرعی ترقی کی منزل حاصل نہیں کی جا سکتی۔ کون نہیں جانتا کہ دیہات میں ذرائع آمدورفت کی موجودہ انتہائی قابل افسوس صورت حال کی وجہ سے ہمارے کسانوں کی پیدا

کی ہوئی اجناس نہ تو بروقت منڈیوں میں پہنچ پاتی ہے اور نہ ہی ان کی مناسب قیمت ملتی ہے۔ حکومت پنجاب نے زرعی اجناس کی سستی نقل وحمل کے لئے صوبے بھر کے دیہی علاقوں میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت **ایک سو پچاس ارب روپے** کی مالیت سے نئی سڑکیں تعمیر کرنے اور پرانی سڑکوں کی مرمت اور توسیع کا ایک عظیم الشان منصوبہ بنایا ہے۔ یہ منصوبہ پاکستان کی تاریخ میں زرعی سڑکوں کی تعمیر کا سب سے بڑا منصوبہ ہوگا۔ اس پروگرام کے تحت بننے والی تمام سڑکیں مکمل طور پر carpeted ہوں گی اور ہر سڑک کے دونوں طرف دو دو فٹ کا treated shoulder ہوگا۔ حکومت نے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں **باون ارب روپے** مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

28. حکومت نے گزشتہ برسوں میں اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کے لئے کئی اہم اقدامات کئے جن کے بہتر اور حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ پنجاب میں Irrigated Agriculture کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے اکیس ارب روپے کے میگا پراجیکٹ "Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement Project" پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس منصوبے کے تحت حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی سبسڈی کے ذریعے ایک لاکھ بیس ہزار ایکڑ رقبہ پر Drip and Sprinkler Irrigation کی تنصیب کی گئی اور نو ہزار Water Courses کی اصلاح کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران اس پراجیکٹ کے لئے **چار ارب اٹھاون کروڑ روپے** کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

29. آئندہ مالی سال میں حکومت چھوٹے کاشتکاروں کو سستے ٹریکٹر فراہم کرنے کے لئے **پانچ ارب روپے** کی سبسڈی مہیا کر رہی ہے، جس سے کسانوں میں پچیس ہزار ٹریکٹر ماضی کی طرح میرٹ کی بنیاد پر نہایت شفاف طریقے سے فراہم کئے جائیں گے۔ ٹریکٹرز کے علاوہ کسانوں کو دیگر زرعی آلات اور اشیاء فراہم کرنے کے لئے **ایک ارب روپے** سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

30. صوبے میں ایک جامع منصوبے کے تحت بیراجوں کی مرمت اور بحالی کے کام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ جناح بیراج

کی بحالی کا منصوبہ **بارہ ارب ستاسٹھ کروڑ روپے** کی لاگت سے آئندہ مالی سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا جس کے لئے بجٹ میں **نوے کروڑ روپے** رقم مختص کی گئی ہے۔ تیئس ارب چوالیس کروڑ روپے کی مالیت سے زیرتعمیر نئے خانکی بیراج کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں **چھ ارب پندرہ کروڑ روپے** کی خطیر رقم رکھی گئی ہے۔ سیالکوٹ، کامونکی اور اس کی ملحقہ آبادیوں کو سیلاب سے بچانے کے لئے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت **آٹھ ارب روپے** کی مالیت کے منصوبے تیار کئے گئے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کی غرض سے محکمہ آبپاشی کے لئے **پچاس ارب تراسی کروڑ روپے** کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

31. اس وقت ملکی پیداوار میں لائیوسٹاک کا حصہ تقریباً بارہ فیصد اور زرعی پیداوار میں چھپن فیصد ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے لئے **آٹھ ارب انسٹھ کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اہم Initiative صوبے میں مویشی پالنے اور ان کا کاروبار کرنے والے غریب کسانوں کو بھتہ مافیا سے نجات دلانے کے لئے خادم پنجاب کی ہدایت پر یکم جولائی 2014 سے جانوروں کی خریدوفروخت پر منڈی مویشیاں میں عائد کردہ فیس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اب ان منڈیوں کا انعقاد Divisional Level پر قائم کی گئی Management Companies کو دیا گیا ہے۔ موجودہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے شیخوپورہ اور فیصل آباد میں تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ دو ماڈل مویشی منڈیاں قائم کی ہیں۔ آئندہ مالی سال میں **اَسی کروڑ روپے** کی لاگت سے مزید ماڈل مویشی منڈیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

32. کاشتکاروں کے مفادات کا تحفظ ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ہم نے ہر مرحلے پر اس امر کو یقینی بنایا کہ صوبے کے کاشتکاروں کو ان کی محنت کا پورا پورا معاوضہ ملے۔ گزشتہ دنوں حکومت پنجاب نے مل مالکان سے کاشتکاروں کو گنے کی ایک سو اَسی روپے فی من مقررہ قیمت دلانے میں جو کسان دوست کردار ادا کیا اس سے ہم سب اچھی طرح آگاہ ہیں۔

جناب سپیکر!

33. پینے کا صاف پانی زندگی کی ایک ایسی بنیادی ضرورت ہے جس پر ہر فرد کا حق ہونا چاہئے۔ لیکن آج ہمارے شہروں اور دیہات میں مقیم عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے۔ حکومت پنجاب نے اپنے عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک عظیم منصوبہ تشکیل دیا ہے۔ عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے اس منصوبے کا آغاز جنوبی پنجاب کے دیہات سے جلد کیا جا رہا ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ ہم انشاء اللہ ''پنجاب صاف پانی پروگرام'' کے تحت آئندہ تین سالوں کے دوران **ستر ارب روپے** کی خطیر رقم سے صوبے بھر کے دیہات میں چار کروڑ سے زائد افراد کو صاف اور محفوظ پانی کی سہولت فراہم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 2015-16 کے دوران اس منصوبے کے لئے **گیارہ ارب روپے** کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

34. تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم تعلیم کو فروغ دیئے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی۔ اہل دانش تعلیم کے شعبے میں صرف ہونے والے وسائل کو اخراجات نہیں بلکہ قوموں کے بہتر مستقبل کے لئے سرمایہ کاری تصور کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے اسی حقیقت کے پیش نظر اگلے مالی سال میں تعلیم کے شعبے میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تقریباً **تین سو دس ارب بیس کروڑ روپے** مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکی ہوں، یہ رقم کل بجٹ کا تقریباً ستائیس فیصد ہو گی۔ تعلیم کے شعبے میں ہونے والی پیشرفت کی نگرانی وزیراعلیٰ پنجاب بذات خود Stock-take کے ذریعے کرتے ہیں جس کے نتیجے میں تعلیم کے فروغ اور تعلیمی معیار میں اضافے کے حوالے سے خاطرخواہ پیش رفت سامنے آئی ہے۔

جناب سپیکر!

35. ہماری حکومت نے معاشی طور پر پسماندہ مگر ذہین طلباء کو معیاری تعلیم مہیا کرنے کے لئے چودہ دانش سکول قائم کئے ہیں۔ جبکہ اگلے مالی سال میں صوبے کے پسماندہ علاقوں میں چار نئے دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

36. ترقیاتی بجٹ سے نو سو نوے ہائی سکولز میں کمپیوٹر لیب کی تنصیب، سات ہزار پانچ سو سکولوں میں missing

facilities کی فراہمی، چار ہزار سات سو ستائیس سکولوں کی بلڈنگز کی دوبارہ تعمیر، سکولوں میں چوبیس ہزار پانچ سو اضافی کمروں کی تعمیر اور پانچ سو نئے سکول کھولے جائیں گے۔

37. اگلے مالی سال میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے میں نئے کالجز اور یونیورسٹیوں کے قیام کے علاوہ موجودہ کالجوں میں اضافی سہولتیں یعنی کلاس روم اور لیبارٹریز مہیا کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں وہاڑی میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کے سب کیمپس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ جبکہ جھنگ اور ساہیوال میں نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

38. صحت عامہ کا تحفظ اور صوبے کے عوام کو علاج معالجہ کی مناسب اور بروقت سہولتیں پہنچانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کے شعبہ میں اگلے مالی سال 2015-16 کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تقریباً **ایک سو چھیاسٹھ ارب تیرہ کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ بجٹ کا چودہ فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

39. صحت عامہ کے فروغ اور عوام کو علاج کی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 2014-15 میں ہیلتھ سیکٹر ریفارمز روڈمیپ پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس روڈمیپ پروگرام کی نگرانی بھی وزیراعلیٰ پنجاب باقاعدگی سے Stock-take کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت سات سو بنیادی مراکز صحت کو علاج معالجہ کے جدید سنٹرز میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی موجودگی، دواؤں کی دستیابی اور ضروری آلات جراحی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے لئے **ایک ارب اکتالیس کروڑ روپے** کا نہایت پرکشش اور خصوصی Incentive package منظور کیا ہے۔

جناب سپیکر!

40. آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبے میں کئے جانے والے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) حکومت پنجاب نے جنرل کیڈر ڈاکٹروں کی بروقت ترقیوں کے لئے تاریخی اقدامات کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر موجودہ مالی سال 2014-15 میں Four Tier Structure

کے تحت گریڈ اٹھارہ سے بیس تک ڈاکٹرز کی دس ہزار سے زائد نئی آسامیاں پیدا کی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ہسپتالوں کے لئے آٹھ ہزار چار سو مزید آسامیاں بھی منظور کی گئیں ہیں۔

(2) صوبائی ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے اگلے مالی سال 2015-16 میں **دس ارب بیاسی کروڑ روپے** رکھنے کی تجویز ہے۔

(3) صوبے میں غریب ترین طبقہ کو Health Cover مہیا کرنے کے لئے Health Insurance Scheme کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس سکیم کے پہلے مرحلے میں آٹھ اضلاع شامل کئے گئے ہیں جس کے لئے **دو ارب پچاس کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔

(4) مظفرگڑھ میں ترکی کی مدد سے بنائے جانے والے رجب طیب اردگان ہسپتال کی توسیع کے لئے **ایک ارب روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔

(5) صوبے کے دور دراز علاقوں میں صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے موبائل ہیلتھ یونٹ کے منصوبے میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جس کے لئے **ایک ارب روپے** مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

41. پاکستان کے ہسپتالوں میں جگر کی پیوندکاری کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس وقت بے شمار کم وسیلہ اور غریب افراد علاج کی عدم دستیابی اور بیرونی ممالک تک رسائی کے لئے مطلوبہ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس درد اور تکلیف کا احساس کرتے ہوئے حکومت پنجاب ایک State of the Art Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre پر کام شروع کر چکی ہے۔ اس منصوبے کے لئے 2015-16 میں **تین ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

42. ہمارے سرکاری اور نجی شعبے میں نوجوانوں کی اہلیت اور ان کی تعلیم کے مطابق روزگار کے وافر مواقع موجود نہیں ہیں۔ دوسری طرف ہمارے صنعتی شعبے کو ہنر مند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر حکومت نے صوبے میں موجود فنی تربیت کے بہترین اداروں میں عالمی معیار کے کورسز میں تربیت دینے کے لئے آئندہ مالی سال میں **چار ارب روپے** کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ اس پروگرام کے نتیجے میں 2018 تک بیس لاکھ نوجوانوں

کو ایسے شعبوں میں، جن کی ہماری صنعتوں اور بین الاقوامی منڈیوں میں ضرورت ہے، تربیت دے کر مقامی اور بین الاقوامی سطح پر روزگار حاصل کرنے کے قابل بنا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

43. بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو قائداعظم محمد علی جناح اور شاعرمشرق علامہ محمد اقبال کی تعلیمات کے مطابق ایک عوامی اور فلاحی مملکت بنانے کی بجائے یہاں ایسی سیاسی اور معاشی پالیسیاں بنائی گئیں جن کے نتیجے میں تمام ملکی وسائل اور زندگی کی تمام سہولتیں محض Elite طبقے تک سمٹ کر رہ گئیں۔۔۔۔ جناب سپیکر! کوئی دردمند پاکستانی اس بات سے اتفاق کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ 1971 میں پاکستان کی تقسیم یقیناً ایک بڑا سانحہ تھی لیکن آج قیام پاکستان کو ستاسٹھ سال گزرنے کے باوجود پاکستانی معاشرے کی زندگی کی بنیادی سہولتوں اور وسائل کی بنیاد پر مستقل تقسیم بھی کوئی چھوٹا سانحہ نہیں۔

جناب سپیکر!

44. اس سنگین صورت حال کے خاتمے اور معاشرے کے پسماندہ، کم وسیلہ اور روایتی طور پر نظر انداز کئے گئے طبقات کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کرنے کے لئے میں حکومت پنجاب کے چیدہ چیدہ منصوبوں اور اقدامات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔اس ضمن میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ اس سکیم کے تحت غریب افراد کو پچاس ہزار روپے تک بلاسود قرضے فراہم کئے جاتے ہیں۔ 2011 سے لے کر اب تک تقریباً گیارہ ارب روپے کے بلاسود قرضے **تقریباً چھ لاکھ افراد** کو دیئے جا چکے ہیں۔ یہ قرضے انتہائی شفاف انداز میں میرٹ کی بنیاد پر بلاسود قرضوں کے ادارے ''اخوت'' کے ذریعے فراہم کئے گئے۔حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں اس پروگرام کے لئے **مزید دو ارب روپے** مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم سے بلاسود قرض لے کر کاروبار کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے بھی بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر!

45. حکومت پنجاب نے غریب اور کم آمدنی والے افراد کو معاشی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنے کے لئے حال ہی میں "Punjab Social Protection Authority" قائم کی ہے۔ یہ اتھارٹی آئندہ مالی سال میں **دو ارب روپے** کی

لاگت سے اپنے پہلے منصوبے کا آغاز کر رہی ہے۔ جس کے تحت صوبے میں معذور افراد کی امداد اور ان کی معاشی اور سماجی بحالی کے لئے ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

46. حکومت لاوارث اور بے سہارا بچوں کو تحفظ اور بہتر ماحول فراہم کرنے کے لئے مختلف شہروں میں Child Protection Institute تعمیر کر رہی ہے۔ رحیم یار خان میں زیرِ تعمیر Institute رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ بہاولپور اور ساہیوال میں **چھبیس کروڑ روپے** کی لاگت سے ایسے Child Protection Institutes کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ بے سہارا خواتین کے لئے ملتان، لودھراں، پاکپتن، قصور، لیہ، حافظ آباد اور شیخوپورہ میں دارالامان قائم کئے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

47. زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے والے دوسرے طبقات کی طرح پنجاب حکومت سپیشل افراد کی فلاح و بہبود پر بھی پوری توجہ دے رہی ہے۔ اس وقت صوبہ بھر کے دو سو پچاس اداروں میں تقریباً انتیس ہزار خصوصی طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جنہیں مفت رہائش، کھانے، امدادی آلات اور یونیفارم کے علاوہ وظائف بھی دیئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

48. ہماری معیشت کی ترقی ان محنت کشوں کی مرہونِ منت ہے جو اپنا خون پسینہ ایک کر کے صنعتوں کے پہیوں کو رواں دواں رکھتے ہیں۔ لیکن اس امر سے بھی انکار ممکن نہیں کہ ہمارے محنت کشوں کی زندگیاں آج بھی اقبالؔ کے اس شعر کی عملی تفسیر ہیں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ

ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

49. محنت کشوں کے شب و روز کی اس تلخی کو کم کرنے کے لئے حکومتِ پنجاب صوبے میں کئی منصوبوں پر عمل کر رہی ہے۔ قومی معیشت کے ان معماروں کو مالکانہ حقوق پر مفت رہائش کی سہولت مہیا کرنے کے لئے سُندر اور ملتان میں **دس ارب روپے** کی مالیت کے منصوبے شروع کئے ہیں۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں محنت کشوں اور ان کے اہلِ خانہ کے لئے فیصل آباد میں ایک سو بیس بستروں پر مشتمل Maternity and Child Health

Centre اور رحیم یار خان اور جھنگ میں پچاس پچاس بستروں پر مشتمل سوشل سیکورٹی ہسپتالوں کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر!

50. قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان کی جدوجہد میں Minorities کے قابل قدر کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Minorities کے لئے **ایک ارب روپے** مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم سے طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

51. مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ عزم ہے کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی باصلاحیت اور ذہین طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہ رہے۔ اس مقصد کے لئے ذہین اور محنتی طلباء کو وظائف دینے کے لئے آئندہ مالی سال میں Punjab Educational Endowment Fund کے لئے **دو ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس کے بعد اس فنڈ کی مالیت **ساڑھے پندرہ ارب روپے** تک پہنچ جائے گی اور اگلے برس تک اس فنڈ سے وظائف حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر!

52. حکومت پنجاب کی طرف سے صوبے کے لاکھوں غریب والدین کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری خرچ پر اپنی پسند کے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلا سکیں۔ چنانچہ اس وقت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے سولہ لاکھ سے زائد بچے پرائیویٹ سکولوں میں بالکل مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ غریب عوام کے بچوں کی تعلیم کے اس پروگرام کے لئے **دس ارب پچاس کروڑ روپے** سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

53. صوبے کے بے روزگار نوجوان مردوں اور خواتین کو باعزت روزگار فراہم کرنے کے لئے ''اپنا روزگار سکیم'' کے تحت پچاس ہزار گاڑیاں فراہم کی جا رہی ہیں۔ **اکتیس ارب روپے** کی اس سکیم میں جنوبی پنجاب کے لئے دس فیصد اضافی کوٹہ مختص کیا گیا ہے۔ گاڑیوں کی لاگت کا سو فیصد مارک اپ حکومت پنجاب خود ادا کرتی ہے اور ان کی تقسیم کمپیوٹر پر قرعہ اندازی کے ذریعے انتہائی شفاف طریقے سے کی جاتی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اس سکیم کے لئے مجموعی طور پر

چھ ارب سینتیس کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

54. آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے ذریعے کم آمدنی کے حامل افراد کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے پروگرام پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس ضمن میں اب تک لاہور، فیصل آباد اور ساہیوال میں اعلیٰ معیار کی رہائشی سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کے مختلف مقامات پر ایسی مزید سکیموں کا آغاز کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

55. ابھی میں نے ان چیدہ چیدہ منصوبوں اور پروگراموں کا ذکر کیا ہے جن پر حکومت پنجاب صوبے میں غربت کے خاتمے اور پسماندہ اور کم وسیلہ طبقات کی بہبود کے لئے عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

56. اس وقت پاکستان کو جن سنگین ترین مسائل کا سامنا ہے ان میں دہشت گردی سرفہرست ہے۔ حکومت پنجاب دہشت گردی کے اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کر رہی ہے۔ پنجاب کو پاکستان کی تاریخ کی پہلی Counter Terrorism Force بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ ایک ہزار پانچ سو Corporals پر مشتمل اس فورس میں بھرتی کے لئے میرٹ اور اہلیت کے کڑے اصولوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

57. حکومت نے بڑے شہروں میں Safe City پروگرام کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا آغاز صوبائی دارالحکومت سے کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے اگلے مالی سال کے دوران **چار ارب روپے** مختص کئے گئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت جدید آلات اور کیمروں کے ذریعے نگرانی اور قانون شکن اور شر پسند عناصر کی نشاندہی اور انہیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر قانون کی گرفت میں لانے کا ایک مربوط نظام تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے یہ منصوبے لاہور میں دسمبر 2015 تک اور راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور گوجرانوالہ میں 2016 کے دوران مکمل ہو جائیں گے۔

58. عوام کو روایتی تھانہ کلچر سے نجات دلانے اور ایک خوشگوار ماحول میں ان کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے صوبے بھر میں مختلف مقامات پر اَسی پولیس سروس سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

59. 2015-16 کے لئے محکمہ پولیس کے بجٹ میں مجموعی طور پر **چورانوے ارب ستاسٹھ کروڑ روپے** مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ یہ رقم دوسرے اخراجات کے علاوہ جدید خطوط پر تربیت، جدید سازوسامان کی فراہمی اور ٹیکنالوجی کے ذریعے پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے پر صرف کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

60. صوبے کے عوام کے لئے سستے اور بلا تاخیر انصاف کی فراہمی حکومت کا نصب العین ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ Additional District & Session Judges کی تین سو سترہ اور Civil Judges کی چھ سو چھیانوے نئی آسامیاں پیدا کی ہیں۔ صوبے میں مختلف عدالتوں کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں **اٹھارہ ارب گیارہ کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

61. ہمارے معاشرے میں زندگی کی دیگر سہولتوں کی طرح آرام دہ اور باوقار ٹرانسپورٹ پر بھی محض صاحبِ ثروت طبقے کا حق سمجھا جاتا تھا۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے اس تکلیف دہ صورت حال کے خاتمے اور عوام کو سستی اور انتہائی معیاری ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لئے میٹرو بس ٹرانسپورٹ کلچر متعارف کرایا۔ حکومت پنجاب نے لاہور میٹرو بس کے کامیاب منصوبے کے بعد راولپنڈی اسلام آباد میں پاکستان میٹرو بس کا منصوبہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً **چوالیس ارب پچاسی کروڑ روپے** کی لاگت سے ریکارڈ مدت میں مکمل کر لیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت چلنے والی ایئر کنڈیشنڈ بسیں روزانہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسافروں کو سفر کی سہولت مہیا کر رہی ہیں۔ میٹرو بس کی تعمیر کا اگلا منصوبہ ملتان میں شروع کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی دارالحکومت کے لئے ستائیس کلومیٹر طویل پاکستان کی تاریخ کا پہلا میٹرو ٹرین Orange Line کا منصوبہ جلد شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

62. کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی تاریخ کے ہر دور میں مختلف جماعتوں اور رہنماؤں کی طرف سے جنوبی پنجاب کی پسماندگی کو محض سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے جنوبی

پنجاب کی ترقی اورخوشحالی کو ہمیشہ مقدم رکھتے ہوئے صوبے کے بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے مختص فنڈز کی رقم کو اس کی آبادی کے تناسب سے کہیں زیادہ رکھا۔ ہم نے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بھی اس مثبت روایت کو برقرار رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

63. میں تفصیلات میں جائے بغیر جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے چیدہ چیدہ منصوبے اس ایوان کے سامنے ضرور رکھنا چاہوں گی۔

(1) **چھبیس ارب روپے** کی لاگت سے ملتان میں میٹروبس کا منصوبہ۔

(2) **تیس ارب روپے** سے جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں ''صاف پانی پروگرام'' کا اجراء۔

(3) **ایک سو پچاس ارب روپے** سے بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک کا قیام۔

(4) **ستاسٹھ ارب پچاس کروڑ روپے** سے دیہی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا عظیم الشان منصوبہ۔

(5) **نو ارب اڑتیس کروڑ** روپے سے رحیم یار خان میں Khawaja Farid Engineering and Information Technology University، بہاولپور میں Veterinary University، ملتان میں میاں محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی اور بہاولنگر میں میڈیکل کالج کے قیام کے علاوہ مظفرگڑھ میں طیب اردگان ہسپتال کی پانچ سو بیڈ تک توسیع۔

(6) **چار ارب روپے** سے زائد کی رقم سے بہاولپور، بہاولنگر، مظفرگڑھ اور راجن پور کے اضلاع میں غربت کے خاتمے کے لئے Southern Punjab Poverty Alleviation Programme کا اجراء۔

(7) **ایک ارب تیس کروڑ روپے** سے چولستان میں وزیراعلیٰ پیکیج کے تحت خصوصی ترقیاتی پروگرام۔

(8) **دس ارب ساٹھ کروڑ روپے** سے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں رودکوہیوں (Hill Torrents) سے آنے والے سیلابی ریلوں کی روک تھام کے منصوبے۔

(9) **تین ارب اڑتیس کروڑ روپے** سے ڈی جی خان کے قبائلی علاقوں کے لئے خصوصی ترقیاتی پیکیج۔ اور

(10) **چار ارب نوے کروڑ روپے** سے بہاولپور سے حاصل پور تک 77 کلومیٹر کی dual carriageway کی تعمیر۔

جناب سپیکر!

64. بڑے شہر کسی بھی معیشت کے لئے Engines of Growth کی حیثیت رکھتے ہیں۔حکومت نے آئندہ مالی سال کے دوران راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد سمیت صوبے کے مختلف شہروں کو جدید سہولیات اور Infrastructure سے آراستہ کرنے کے لئے **سولہ ارب چھپن کروڑ روپے** کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

65. ہماری آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا۔ اگلے مالی سال میں قومی تعمیر نو کے مختلف شعبوں میں خواتین کی فلاح و بہبود پر ترقیاتی بجٹ سے مجموعی طور پر **بتیس ارب سولہ کروڑ روپے** صرف کئے جا رہے ہیں۔ ۔۔ سرکاری ملازمتوں میں خواتین کے لئے پندرہ فیصد کوٹہ اور عمر کی حد میں تین سال کی رعایت اور ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ڈے کیئر سنٹرز اور ہوسٹلوں کا قیام۔۔۔ ہماری حکومت کی اسی پالیسی کی آئینہ دار ہیں۔

جناب سپیکر!

66. آج کے دور میں گڈ گورننس کے مقاصد کے حصول کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ صوبے میں مختلف سرکاری محکموں کی کارکردگی کو بہتر کرنے اور ان کی مانیٹرنگ کے نظام کو مؤثر بنانے کے لئے سمارٹ گورننس کے نظام کے تحت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بھرپور طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، جس کی تحسین ورلڈ بنک جیسے عالمی ادارے نے بھی کی ہے۔

جناب سپیکر!

67. اب میں مختصر الفاظ میں حکومت پنجاب کی ان کوششوں کا ذکر کرنا چاہوں گی جو اس نے پنجاب کے عوام کو محکمہ مال کے صدیوں پرانے اور فرسودہ استحصالی نظام سے نجات دلانے کے لئے کئے ہیں۔مختلف مشکلات کے باوجود پنجاب کی تمام تحصیلوں میں Computerization of Land Record کے عمل کو جون 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت اب تک زمینوں کے ساڑھے پانچ کروڑ اندراج اور بائیس ہزار پانچ سو موضع جات کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ اس وقت صوبے بھر کے ڈیڑھ لاکھ مالکان اراضی ماہانہ اس تبدیلئ نظام سے

استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

68. عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تیار کئے گئے منصوبوں کی تکمیل وسائل کی فراہمی سے مشروط ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں عوام کی مالی مشکلات اور مسائل کا بھی احساس ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ محاصل میں اضافے کے لئے موجودہ ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں خامیوں کو دور کیا جائے اور اُن لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے جو ٹیکس ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر!

69. پنجاب حکومت نے چھوٹے کاروبار کو سیلز ٹیکس میں ریلیف دینے کے لئے ایک درجن کے قریب سیکٹرز میں مقررہ مدت کے لئے Reduced Rate Scheme رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سکیم کے اطلاق پر سولہ فیصد کی بجائے دو فیصد سے لے کر دس فیصد تک Flat Rate سیلز ٹیکس لاگو ہوگا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے محصولات کو بہتر اور شفاف بنانے کے لئے ریسٹورنٹ سیکٹر میں Restaurant Invoice Monitoring System کے اجراء کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے طول و عرض میں Taxpayers کی سہولت کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی نے راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان اور فیصل آباد میں کمشنریٹ قائم کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

70. دوران سال 2014-15 میں بہتر حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے محاصل کی وصولی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ Taxpayers کی سہولت کے لئے تمام ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ دفاتر میں خصوصی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

71. حکومت پنجاب قومی یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ اسی جذبہ کے تحت اگلے مالی سال 2015-16 میں صوبہ بلوچستان کے عوام سے خیر سگالی کے طور پر **دو ارب روپے** سے زائد مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس رقم سے کوئٹہ میں **ایک ارب روپے** کی لاگت سے دل کے امراض کے ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح قومی یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی کے جذبے کے تحت صحت اور تعلیم سے متعلق مختلف پروگراموں میں سندھ اور KPK کے

عوام کی شمولیت کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

72. حکومت نے صوبے بھر کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں 7.5 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح حکومت نے سرکاری ملازمین کو 2011 اور 2012 میں ملنے والے ایڈہاک ریلیف الاؤنسز کو ان کی بنیادی تنخواہوں میں ضم کرنے اور ان کے میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیکل الاؤنس میں یہ اضافہ پنشنرز کو بھی حاصل ہوگا۔ حکومت نے نجی شعبہ میں کام کرنے والے محنت کشوں اور کارکنوں کی کم از کم اُجرت بارہ ہزار روپے سے بڑھا کر تیرہ ہزار روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر!

73. مجھے خوشی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے کابینہ کے ارکان، اراکین اسمبلی، محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملے اور اپنے سٹاف کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔ مجھے پنجاب کے ترقیاتی عمل میں تعاون پر عالمی اداروں ورلڈ بنک، ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور DFID کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے۔ میں اپنی تقریر کا اختتام پنجاب کے عوام خصوصاً پسماندہ علاقوں اور محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کے لئے اس خواہش اور دعا کے ساتھ کرنا چاہوں گی کہ ؎

امن ملے ترے بچوں کو اور انصاف ملے
چاندی جیسا دودھ ملے اور پانی صاف ملے

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

پاکستان پائندہ باد

Government of the Punjab
Planning & Development Department

Inclusive growth for all

2015-16
Citizens' Budget

About this booklet

Government of the Punjab initiated the Citizens' Budget last year with technical support of the Sub-National Governance (SNG) programme. The objective of preparing this document is to improve citizen's access to budgetary information, promote accountability of government and enhance transparency in public financial management. The Citizens' Budget presents the provincial budget in a simple and lucid manner, highlighting its salient features and making it easy for a layman to understand. The policies and programmes reflected in the budget affect the lives of all citizens; therefore, it is imperative for them to fully comprehend their implications.

In view of its effectiveness in communicating budget information to citizens in an easily understandable manner, it has been decided by the Provincial Government, Punjab to make it an integral part of the set of budget documents prepared annually.

It is hoped that the information provided in this document will empower citizens to hold their elected governments and public officials accountable and thus contribute to good governance.

What is a Budget?

Budget is the financial plan of the government for a specific financial year (starting from 1st July to 30th June, in case of Pakistan/Punjab) and it provides projected revenues and expenditures. It also reflects government's policy priorities and programmes to be implemented in that year. The Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 makes it mandatory for a provincial government to prepare and present its budget proposals for approval of the Provincial Assembly before the start of a financial year.

Budget Making Process

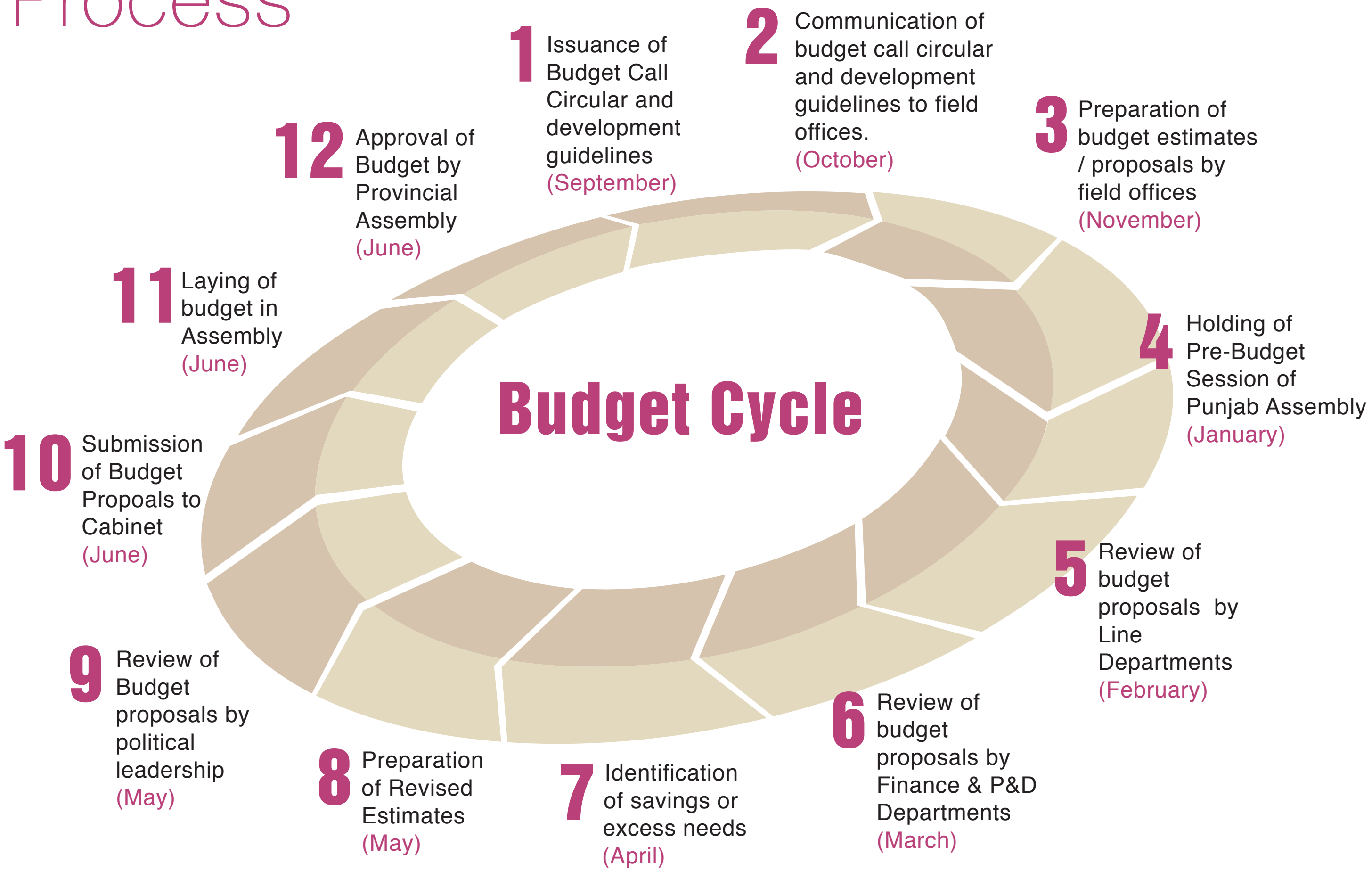

Punjab's Vision for Economic Growth

The Provincial Government envisions Punjab as a secure, economically vibrant, industrialized and knowledge-based province, which is prosperous and where every citizen can expect to lead a fulfilling life.

Punjab's Economic Growth Strategy 2014-18

Budget 2015-16 is aligned with the priorities set in the Punjab Growth Strategy 2018.

Targets (2018) for Punjab

i. Achieving 8% economic growth

ii. Doubling private sector investment

iii. Creating 1 million quality jobs every year

iv. Training 2 million skills graduates

v. Increase exports by 15% every year

vi. Achieving all Millennium Development Goals and targeted Sustainable Development Goals

vii. Narrowing security gaps and improving law and order

Key outcomes

- Human capital and skills development
- Overcoming energy shortages
- Institutional reforms and good governance
- Gender mainstreaming
- Equitable regional development
- Export-led growth
- Productivity enhancement

Drivers of Growth

Employment intensive economic growth

Effective security

Export buoyancy

Catalyzing Punjab's GRP growth

Private sector-led economic growth

Complete social sector coverage

Economic Assumptions

The budget has been prepared on the basis of following economic assumptions for FY 2015-16:

Size of GDP[1] (market prices)
Rs. 30,672 billion

Inflation
6.0%

Economic Growth Rate
5.5%

FBR Taxes to GDP Ratio
10.1%

FBR Revenue Target
Rs. 3,104 billion

1 GDP i.e. value of all goods and services produced in a year (Gross Domestic Product) taken at market prices.

Overview of budget 2015-16

Size of Total Budget:

Rs. 1447.2 billion

including repayment of loans, investments advances by Government to autonomous bodies and wheat procurement operation

(7.6% higher compared to budget allocation of Rs. 699.5 billion in FY 2014-15)

Allocation of
Rs. 753.0 billion
for service delivery

Capital budget
amounting to
Rs. 294.2 billion

Significant reasons for increase in size of current expenditure:

- **Rs.6.0 billion** for increase in salary of civil servants
- **Rs.5.0 billion** increase in pension payments to retired staff
- **Rs.3.0 billion** increase in of Rs. 10.6 billion in allocation for (Law and Order)
- **Rs.7.0 billion** increase in non-salary budget for schools

(increase of 15.9%)

Development budget
increased from
Rs. 345 billion
to **Rs. 400 billion**

Where Does The Money Come From

Revenue: Monies that the province receives from its share in federally collected divisible pool of taxes, provincial taxes, user fees, royalties, grants and loans.

PROVINCIAL TAX COLLECTION	
Agriculture Income Tax	2.3
Registration Fee	0.8
Urban Immovable Property Tax	9.5
Land Revenue	13.7
Tax on professions, Trades and Callings	0.8
Capital Value Tax on Immovable Property	8.8
Sales Tax on Services	72.0
Provincial Excise	2.8
Stamp Duty	24.4
Motor Vehicle Taxes	11.2
Other Indirect Taxes	14.3
Total	160.6

Why Citizens Must Pay Taxes

Government requires money to function and provide services to its citizens. The taxes and fees paid by citizens are used to finance these services. The government would not be able to provide for law and order, education, health, roads, system of justice, water supply and sanitation and other services, if citizens do not to pay their taxes. This is why tax has to be used a 'compulsory levy'.

Moreover the taxpayers are more likely to hold the government accountable compared to those who don't pay their taxes. Furthermore, taxation helps the government establish a system in which resources are collected from rich and used to provide services to all citizens, especially poor

Rs. 888.5 billion

Share in federally collected divisible pool of Taxes

Rs. 160.6 billion

Revenue from provincial taxes

Rs. 95.5 billion

Revenue from user fees, grants and royalties

Rs. 302.6 billion

Borrowing (including the borrowing for commodity operation)

Total: 1447.2 billion

Where Does The Money Go

Expenditure: Money spent by the Government on public service delivery and investments to deliver these services

	(Rs. in billion)		(Rs. in billion)
GENERAL PUBLIC SERVICES*	**434.5**	Construction and Works	64.6
Transfers to Local Governments	287.3	Agriculture	32.6
Provincial assembly, Finance Department, Pension Payment and Interest Payment	135.6	Irrigation and Land Reclamation	46.4
General Administration	11.6	Forestry	4.1
		Fisheries	1.0
PUBLIC ORDER AND SAFETY AFFAIRS	**124.9**	Food	23.8
Police	87.9	Energy	31.1
Law Courts (High Court and Lower Judiciary)	16.0	Industries	17.2
Administration of Public Order (Including Rescue & Emergency Services)	13.3	Mines	2.1
Prison Administration and Operations (Jails)	7.6		
Fire Protection (Civil Defence)	0.1	**ENVIRONMENT PROTECTION**	**0.2**
EDUCATION	**103.6**	**HOUSING AND COMMUNITY AMENITIES**	**61.8**
		Community Development (including Ashiana Housing Scheme)	25.6
HEALTH	**82.5**	Water Supply & Sanitation	36.2
		RECREATION, CULTURE & RELIGION	**6.6**
ECONOMIC AFFAIRS	**329.3**	**SOCIAL PROTECTION**	**9.6**
Labour	1.0	**REPAYMENT OF LOANS, ADVANCE, INVESTMENT AND COMMODITY OPERATION**	**294.2**
Roads	105.4	**TOTAL**	**1447.2**

Meeting the Challenge of Energy Crisis

In an effort to reduce the gap between demand and supply of energy in the province, Government of the Punjab has allocated Rs. 31.1 billion in the budget 2015-16 to undertake several important initiatives in this sector. These will not only address this shortfall but also complement the Federal Government's effort to eliminate load-shedding.

Eliminating energy shortfall can increase economic growth of Punjab by 2 percentage points

Establishment of **Small Coal Power Plants** near load centers in 04 districts (Lahore, Kasur, Faisalabad and Multan) of Punjab

1000 MW RLNG based power plant

Energy Efficiency & Conservation Programme

Establishment of **15-20 MW Biomass Thermal Power Plant** at Chak Jumra Faisalabad is planned

Establishment of 55 MW coal based power plants at M-3 Industrial Estate Faisalabad and Sunder Industrial Estate, Lahore

4 Small Hydel power projects on canals under Renewable Energy Development Sector Investment Programme

In addition, following projects are being implemented through foreign / private investment:

- 1320 MW power plant at Sahiwal in partnership with Chinese investors
- Extension in production capacity of Quaid-e-Azam Solar Park, Bahawalpur from 100 MW to 1000 MW
- 330 MW coal power project at Pind Dadan Khan (this project is part of China-Pakistan Economic Corridor and is expected to be complete by December 2017 with an estimated outlay of Rs. 80 billion)

Developing rural areas of Punjab

Majority of Punjab's population still lives in rural areas. Development of rural areas is among top priorities of the Government.

Allocation of Rs.117.1 billion for development of rural areas of Punjab in Provincial ADP

- Rs. 52.0 billion project for construction / repair of rural roads
- Allocation of Rs.35.4 billion for improvement in irrigation infrastructure
- Saaf Paani Programme (clean drinking water) with Rs.11.0 billion
- Allocation of Rs.10.7 billion for agriculture sector
- Livestock and Dairy Development Projects worth Rs.5.1 billion.
- Allocation of Rs.2.9 billion for other rural development projects

Khadem-e-Punjab Rural Roads Programme

Largest programme for rural roads in the history of Pakistan with investment of Rs.150 billion over 3 years. Its implementation will have far reaching economic benefits for the province by increasing access of the rural population:

  - From farms to markets
  - To educational institutions - schools, colleges and universities; and
  - Health facilities – BHUs, THQ, DHQ and Tertiary Hospitals
  - Job markets
- Construction / repair of over 2000 km rural roads
- Two feet treated shoulders on both sides.

Developing Skills for job creation

Government has developed a Skills Growth Strategy to provide technical / vocational training to 2,000,000 individuals and linking them with local and international job market. For this purpose an allocation of Rs.4 billion has been made for technical training institutions such as TEVTA, PSDF and PVTC. These institutions will provide demand driven training courses of international standard. This is a significant step towards:

Initiatives for this sector include:

Creating more jobs for youth

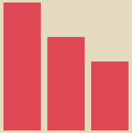

Contributing to economic growth of the province

Producing 2,000,000 skill graduates by 2018

Improving access, quality & coverage of school education

Government is committed to provide better educational services in Punjab. An estimated amount of Rs. 310.2 billion (27% of budget and 2% of GRP of Punjab) would be spent on improving access, quality and coverage. This amount includes allocations at both the provincial and district levels.

In addition, the Government aims to:

- Enrol and retain estimated 4.5 million out of school boys and girls of ages 5-9 in primary schools
- Improve access to schools
- Achieve gender parity
- Reduce regional disparities
- Promote child-friendly environments for learning
- Provide quality education

Major initiatives

- Education Vouchers for 1.8 million children to receive education from a private school of their choice at public expense
- Reconstruction of 7,400 dangerous school buildings in Punjab
- Provision of missing facilities in schools in Punjab
- 4 new Daanish Schools
- An allocation of Rs.2.0 billion for Punjab Education Endowment Fund
- Provision of 22,000 additional classrooms in schools having highest enrollment in Punjab
- Provision of 990 IT / Science Labs in Secondary / Higher Secondary Schools in Punjab
- Opening of 500 new primary schools in Punjab under Punjab Education Foundation

Highlights of Service Delivery in School Education

30,000 new teachers primarily for teaching science and mathematics

Training for more than **100,000 teachers**

Over 60 million **free textbooks distributed**

5,160,000 stipends for **deserving girl students** in poor districts

Improved **monitoring & evaluation** of Education Roadmap Programme

Education services to 12.8 million students

(11 million in public schools and 1.8 million in private school under Punjab Education Foundation projects) with Gender Parity Index of 0.95 (which means **6.24 million students are girls**)

Incentives for teachers in low-performing schools to improve educational outcomes through the High Improvers Programme

Standardized exams at Grade-V and Grade-VIII to **monitor learning outcomes** of students as well as performance of teachers

An increased (**Rs.14.0 billion** up from Rs.7.3 billion last year) non-salary budget to schools **for school improvement**

Higher Education

Punjab has 637,000 students in colleges, including 414,000 females with a Gender Parity Ratio of 1.86

In order to further boost higher education, the Government will:

- Provide 100,000 laptops to students through a merit based system
- Increase the number of scholarships to talented students through Punjab Education Endowment Fund to 100,000
- Establish Lahore Knowledge Park
- Provide missing facilities in colleges in Punjab
- Construction of building of Sub Campus of GC University, Lahore College for Women University at Kala Shah Kaku, Women University at Sialkot and Ghazi University at DG Khan
- Establishment of new Universities at Jhang, Okara and Sub Campus of BZU at Vehari
- Establishment of Higher Education Complex at Lahore

Punjab Education Endowment Fund

PEEF was created in FY 2011-12 with the vision to ensure that no talented student of Punjab was forced to abandon his/her education due to lack of resources. The Fund has come a long way since its creation:

- An allocation of Rs.2.0 billion has been proposed for PEEF in budget 2015-16
- The size of PEEF will increase to Rs.15.5 billion during FY 2015-16
- The Fund has so far extended 62,439 scholarships
- The number of beneficiaries of PEEF will increase to 100,000 next year

Special Education

Improving education facilities for students with disabilities is also of prime importance for the government. The province has 29,000 students with disabilities in 250 Special Education institutions.

Key initiatives include:

- Merit based scholarships and stipends to encourage enrolment and improve special education
- Other incentives include free uniforms, text and braille books, pick & drop facilities, boarding & lodging facilities and teaching aids for special students
- Punjab Inclusive Education Project at Bahawalpur & Muzafargarh
- Institute for Slow Learners at Bahawalpur
- Establishment of Govt. Special Education Centre at Kasur, Okara, Lahore, Vehari, Jhang, Fasialabad and Mianwali.
- Construction of Buildings of Govt. Special Education Centre at Layyah, Bahawalpur, Bhakkar and Multan
- Up-gradation of Govt. Institutions/Centers of Special Education at Okara, Khushab, Multan, Layyah, Hafizabad, Nankana Sahib, Kasur, Lahore, and Okara from Middle to Secondary & Primary to Middle level
- Establishment of Speech Therapy Unit in Govt. National Special Education Centre, (Hearing Impaired Children) at Johar Town, Lahore
- Up-Gradation of Govt. School of Special Education Centre (HI), Sheikhupura from High to Higher Secondary level

Bringing healthcare to people

Government of the Punjab places special focus on improving the health of its citizens and has allocated Rs. 166.1 billion to various health initiatives, including medical education

Some of the important initiatives introduced to accelerate achievement of health outcomes include:

- **Pakistan Kidney and Liver Institute,** Lahore
- **Health Insurance**
- **Expansion** of Tayyib Erdogan Hospital Muzaffargarh
- **Mobile Health Units in Punjab**
- Prevention and **Control of Hepatitis** in Punjab
- Provision of Missing Specialities for Upgradation of DHQ Hospital to Teaching Hospital, D.G Khan
- **Provision of Missing Equipment** in DHQ Hospitals in Punjab
- **Provision of Missing Equipment** in THQ Hospitals in Punjab

Estimated expenditure on health is equal to **1%** of the size of Punjab's economy

Service Delivery by Health Department in a year

i. 103.4 million OPD visits
ii. Indoor treatment to 3.9 million
iii. 320,997 deliveries
iv. Ante-natal care (ANC) to 1.6 million
v. 1,026,037 surgeries
vi. 10.1 million lab investigations
vii. 2.62 million X-rays
viii. 1.53 million ultrasounds
ix. 114,340 CT scans

Expansion of **Family Welfare** Centres & Introduction of Community Based **Family Planning** Workers (2014-18)

Strengthening Expanded Programme for Immunization (EPI)

Mother & Child Health Programmes

Establishment of **Children Hospital** at Gujranwala, Rawalpindi and Bahawalpur

Integrated Reproductive **Maternal New Born & Child Health** (RMNCH) & Nutrition Program

Punjab Millennium Development Goals Programme

Establishment of Institute of **Pediatric cardiology** and cardiac surgery at children Hospital Lahore

Social Protection

Welfare of poor and low income groups is an important responsibility of the Government. In order to discharge this responsibility following steps are being taken:

- Allocation of **Rs.1 billion** for cash transfers to **disabled elderly individuals** under Punjab Social Protection Authority.
- **Health insurance scheme** for poor families at a cost of Rs.2 billion
- Provision of Rs.2 billion to Akhuwat for **interest free loans** under 'Khud Rozgar Scheme'.
- Distribution of 50,000 vehicles under **'Apna Rozgar Scheme'** through a transparent process
- 6,400 flats for lower income families under **Ashiana-e-Iqbal scheme** in Lahore
- Punjab **Economic Opportunities Programme** (PEOP)-DFID Assisted
- Southern Punjab **Poverty Alleviation Project** (SPPAP)-IFAD Assisted
- Establishment of **child protection institutes** in Dera Ghazi Khan, Bahawalnagar and Sahiwal.
- 120 bed **maternity and child health center** for laborers in Faisalabad
- 50 bed **social security hospital** in Jhang

Important Subsides

Wheat subsidy:
Rs.10 billion

Ramzan package:
Rs.5 billion

Transport subsidy:
Rs.3.5 billion

Free medicines:
Rs.10.8 billion

Law and Order

Creating a safe and secure environment for its citizens and upholding of law and order is of paramount importance to Government of the Punjab. Security is also a pre-requisite to sustainable economic growth. Therefore, the Government has proposed an allocation of **Rs. 87.9 billion for Police**.

Major initiatives to deal with the threat of terrorism and to improve law & order include:

Establishment of the **Punjab Police Integrated Command and Communication Centre** at Lahore, Rawalpindi and Multan

(Rs.4000 million)

Creation of **317** posts of District & Session Judges and **696** Civil Judges

Creation of Counter Terrorism Force with **1500 corporals**

(75 women)

Establishment of **80 Police Service Centers**

Establishment of a **special protection unit**

Police Emergency Response Unit (Lahore Pilot)

Incentive package for families of Police Martyrs

Urban Development & Mass Transit

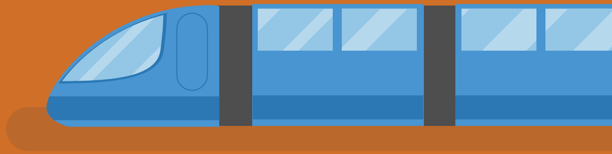

Rapid growth of urban areas acts a catalyst for development .

An allocation of **Rs.16.6 billion** has been made for this sector in the development programme

Metro Train / Orange Line Lahore project will be initiated with Chinese investment.

- **Mass Transit System, Multan**
- **Metro Train / Orange Line Lahore**
- Vehicle Inspection and Certification System through Public Private Partnership
- **Scooty for Working Women** (Pilot Project)
- Construction of RCC Conduit Sewer from Shoukat Khanum Hospital Chowk to Sattu Katla Drain, Lahore
- Construction of **Canal Expressway** from Gatt Wala Bridge to Sahianwala (M-3) Interchange, Faisalabad (Length = 24.50 KM)
- Improvement of Jhal Khanuana Chowk,Faisalabad
- Replacement of outlived, deeper and inadequate water supply lines with HDPE Pipes, Lahore (Gastro Phase-II), Lahore.
- **Sewerage System** from Larex Colony to Gulshan-e-Ravi, Lahore.
- **Replacement of outlived sewer lines in Multan**
- **Energy saving** through replacement of inefficient & outlived 105 WASA tubewells in Lahore
- Establishment of **SCADA System** at Tubewells, Disposal & Lift Stations for WASA Lahore

Metro Systems in Punjab

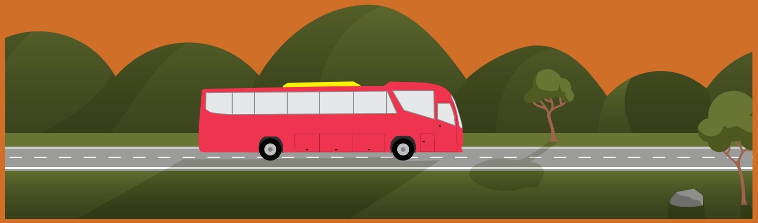

At present, 300,000 citizens are benefiting from Green Line Metro (Lahore) and Pakistan Metro Bus Service in Rawalpindi and Islamabad. Initial estimates suggest that the size of the labour market near the Lahore Metro bus route has increased by 33%. This is equal to approximately 1 million additional people.

What does it mean for the average citizen?

- Out of those Metro Bus users who also own a private vehicle (car, motorcycle, cycle), 37% have switched to Metro Bus completely, while another 40% have switched partially.
- A large number (83%) of Metro Bus users say that their income has increased as they are now able to get to better-paying jobs or that they are able to work harder at their current jobs
- A large number (84%) of Metro Bus users say that they are able to work better at their current jobs because they spend far less time in travel.

Additionally, on average, the two metro systems provide transportation to approximately 300,000 passengers per day, of which about:

- **30% are females**, which means approximately 90,000 women with increased mobility and access to work, health facilities and educational institutions
- **58,600 students** have increased access to schools, colleges and universities
- **146,350** of passengers are **labourers** who travel at low cost and save time
- **60,500** other passenger including a high percentage of **civil servants** who travel to and from the office

Building Road Infrastructure

Improved mobility can promote economic activity as it enables the movement of passengers, freight and information. The Government is cognizant of this need and has allocated Rs.105.4 in 2015-16 budget.

- Khadam-e-Punjab Rural Roads Programme (KPRRP) Rehabilitation & Widening of (Rural) Roads in Punjab
- Completion of 600 schemes in the next year including 255 schemes pertaining to Khadam-e-Punjab Rural roads Program Phase-I.
- Complete rehabilitation of flood 2014 damaged roads.
- Improvement / Rehabilitation of existing Multan road, Lahore from ThokarNiazBaig to Scheme more, Lahore.
- Widening and improvement of Pattoki to Kanganpur road, Length 54.80 Km, District Kasur.
- Widening and improvement of Okara Marripattan Road, Okara.
- Construction / widening of road from Lahore Ferozepur at Kahna to Raiwind road along both sides of Butcher Khana Distributory, Lahore
- Widening and improvement of road from 18-Hazari to Fatehpur, length 57.00 Km
- Widening and improvement of Rangpur - Chowk Munda - Daira Din Pannah to Taunsa More, District M/Garh (length 72.50 Km)
- Widening and improvement of KahutaKarot road via Khalool District Rawalpindi
- Dualization of Road from Bahawalpur to Hasilpur (length 77.25Km)

Providing Clean Drinking Water

Clean and safe drinking water can save lives. In order to ensure that the citizens of Punjab have access to clean water, the Government has allocated **Rs.36.2 billion,** in budget for water suppply, including Rs.11 billion for Saaf Pani Project. The allocation for this has been increased by 120% from Rs.5 billion last year.

Saaf Pani Programme, **Clean Drinking Water** with a total outlay of Rs.70 billion

Waste Water Treatment Plants for Rahim Yar Khan and Sialkot

Pakistan Approach to Total Sanitation (PATS) in Punjab – Open Defecation Free (ODF) - 3,360 villages will be declared Open Defecation Free in 36 districts including 890 villages in 11 districts of Southern Punjab with the coverage of more than 9 million population

Irrigation

Punjab has the largest canal irrigation network in the world with 13 barrages, 25 large canals, 3093 distributaries, 55 small dams, more than 1000 drainage tubewells and 2100 miles long flood protection bunds.

Conserving water and improving efficiency of water usage is a high priority for the Government. To achieve this end, an allocation of Rs.46.4 billion has been proposed in the budget. Government is aiming to achieve higher efficiency of irrigation system through conservation of existing water and development of new resources.

Restoration of barrages

- New Khanki Barrage Construction Project
- Punjab Barrages Improvement Phase-II Project (PBIP-II) -Jinnah Barrage
- Sulemanki Barrage Improvement Project

Canal Systems

- Lower Bari Doab Canal Improvement Project (PC-I)
- Pakpattan canal
- Greater Thal Canal Project Phase-II(Chobara Branch System)
- Rehabilitation of Trimmu Sidnai Link Canal

Flood / Disaster Protection

- Disaster and Climate Resilience Improvement Programme
- Flood Emergency Reconstruction and Resilience Project
- Construction/ Rehabilitation / Raising of Small Dams
- Management of Flood Protection of Deg Nullah (Channelization and enhancing capacity of Basantar Nullah)
- Flood protection of Sialkot against Aik, Bhed, and Phalku nullah
- Flood protection of Kamoki and adjoining areas

Agriculture

Agriculture is the backbone of Punjab's economy. The Government is committed to transforming the agriculture sector into a vibrant and internationally linked sector that cannot only meet food security challenges, but also compete in the domestic and international market. An allocation of **Rs.32.6 billion** has been proposed in the budget.

Projects

- Punjab Irrigated **Agriculture Productivity Improvement Project** (PIPIP)-World Bank Assisted
- Extension Service **2.0-Farmer Facilitation** through modernized extension
- Optimizing watercourse conveyance efficiency through **enhancing lining length**
- **Promotion of Agriculture Mechanization** in Punjab
- **Provision of Laser Land Levellers** to the farmers / service providers **on subsidized costs**
- **Developing Pothohar into an Olive Valley (Rs.300 million)**

Governance & IT

Establishment of the Punjab Police Integrated Command, Control & Communication (PPIC3) Centre at Lahore, Rawalpindi & Multan.

Land Record Management Information System (LRMIS)

E-Payment Gateway

IT Centric Intervention and smart monitoring under Punjab Public Management Reform Programme

Establishment of Citizen Facilitation & Service Centers in Punjab

Automation of stamp papers (e-stamping)

Local Governments

Eliminating ponds from major villages to improve sanitation / **Eradication of vector diseases through Bio-remediation** (Phase-II)

Punjab **Municipal Services Improvement** Project Phase-II

Establishment of **Model cattle markets**

Transfer of Rs.287.3 billion to local Government including Rs.12.0 billion for development projects

- Establishment of model cattle markets
- Eliminating ponds from major villages to improve sanitation / eradication of vector diseases through Bio-remediation (Phase-II)
- Pilot project for Solid Waste Management in rural areas of Punjab
- Punjab Municipal Services Improvement Project Phase-II
- Improvement of conditions of public graveyards

Eradication of vector borne diseases

Pilot Project for **Solid Waste Management** in Rural Areas of Punjab

Improving Lives of Women & Girls

The Government is committed to raising the status of women and girls by offering opportunities for their empowerment and welfare. In fact Gender mainstreaming is one of the key drivers of Government of the Punjab's Economic Growth Strategy. Some of the key initiatives in this regard are:

- Integrated Reproductive Maternal new born & Child Health (RMNCH) & Nutrition Programme
- Upgradation, Provision of missing Facilities and provision of Solar Solution in Girls Schools
- Training Programme under PVTC & TEVTA
- Initiatives Under Livestock for Poor Women
- Population Welfare Programme
- Establishment / Upgradation of 94 Girls Colleges
- Development Schemes under Women Development & Social Welfare Department
- Provision of missing Facilities in 48 Girls Colleges
- Provision of Scooties to Working Women
- Establishment of 4 Women Universities (Multan, Bahawalpur, Faisalabad, Sialkot)

South Punjab

Without exception and in the true spirit of inclusive growth, the Budget 2015-16 lays special emphasis on regional equity. Accordingly, a very high priority has been assigned to Southern Punjab that is reflected in allocation of 36% of total development budget for this region, which is 4 percentage points higher than the region's share in Punjab's population.

Following are some of the important projects to be implemented in South Punjab:

Transport

- Mass Transit System BRTS Multan

Poverty Alleviation

- Punjab Economic Opportunities Programme
- South Punjab Poverty Alleviation Project
- Integrated Development of Cholistan (CM Package)
- Tribal Area Development Project, D.G. Khan

Health

- Expansion of Recep Tayyip Erdogan Hospital Muzaffargarh
- Construction of cardiology and cardiac surgery block at BV Hospital, Bahawalpur
- Provision of Missing Specialties for Upgradation of DHQ Hospital to Teaching Hospital, D.G Khan

Irrigation

- Management of hill torrents in DG Khan
- Rehabilitation of Trimmu - Sidnai Link Canal
- Management of hill torrent / flood protection of Rajanpur

Education

- Khawaja Farid University of Engineering & IT R.Y. Khan
- Establishment of Muhammad Nawaz Sharif University of Agriculture, Multan (Phase-II)
- University of Veterinary and Animal Sciences at Bahawalpur

Misc.

- Dualization of road from Bahawalpur to Hasilpur - length 77.25 Km, District Bahawalpur
- Construction of District Jails Lodhran, Khanewal and Rajanpur
- Construction of concrete silos 30,000 million tons capacity at Bahawalpur and Bahawalnagar
- Construction of leftover (SPBUSP) works of sullage carrier from Bosan Road Disposal Station to Sewage Treatment Plant (STP) at Suraj Miani and STP to River Chenab Multan
- W/I of Khushab - Muzaffargarh Road Section Jhang District Boundary to Muzaffargarh, length 83.28 Km, district M/Garh
- Construction of bridge over River Indus near Miranpur for linking N-55 at ARBI Tiba with R.Y.Khan L=4000 RFT
- Pakistan Approach to Total Sanitation (PATS) in Punjab – Open Defecation Free (ODF)
- Chairlift for Fort Munroe
- Child Protection Institutes in DG Khan, Bahawalpur and Rahim Yar Khan

In case of need for further information, please contact:

Mr. Javed Latif,
Senior Chief (Coordination),
Planning & Development Department,
Government of the Punjab.
Ph: 042-99210465

Mr. Shozeb Saeed,
Deputy Secretary (Resources),
Finance Department,
Government of the Punjab
Ph. 042-99211078

Government of the Punjab
Planning & Development Department

ترقی سب کے لیے

عوام کا بجٹ 2015-16ء

Citizens’ Budget **2015-16**

اس کتابچے کے بارے میں

حکومت پنجاب نے ’عوام کا بجٹ‘ کا آغاز گزشتہ سال Sub-National Governance پروگرام کی تکنیکی معاونت سے کیا۔ اس کتابچے کا مقصد بجٹ کی معلومات تک شہریوں کی رسائی بہتر بنانا اور جوابدہی اور شفافیت کو فروغ دینا ہے۔ ’عوام کا بجٹ‘ صوبائی بجٹ کو ایک سادہ اور واضح انداز میں پیش کرتے ہوئے اس کی نمایاں خصوصیات کو اجاگر کرتا اور عام آدمی کے لیے قابل فہم بناتا ہے۔ بجٹ میں شامل پالیسیاں اور پروگرام تمام شہریوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، لہٰذا ان کے لیے ضروری ہے کہ ان کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

بجٹ کی معلومات قابل فہم اور مؤثر انداز میں شہریوں تک پہنچانے میں اس کتابچے کی افادیت کو دیکھتے ہوئے صوبائی حکومت پنجاب نے اسے سالانہ بجٹ دستاویزات کا لازمی حصہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

امید ہے کہ اس کتابچے میں مہیا کی گئی معلومات شہریوں کو اس قابل بنائیں گی کہ وہ اپنی حکومت اور سرکاری ملازمین کی کارکردگی جانچ سکیں اور یوں ایک بہتر طرزِ حکمرانی کو فروغ ملے۔

بجٹ کیا ہوتا ہے؟

بجٹ کسی مخصوص مالی سال کے لیے حکومت کا مالیاتی منصوبہ ہوتا ہے۔ یہ مالی سال میں آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ پیش کرتا ہے۔ یہ اس مالی سال (یکم جولائی تا 30 جون) میں لاگو کی جانے والی حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین 1973ء صوبائی حکومت کے لیے لازم قرار دیتا ہے کہ وہ مالیاتی سال کے آغاز سے قبل صوبائی اسمبلی سے منظوری کے لیے بجٹ تجاویز تیار اور پیش کرے۔

چونکہ بجٹ میں شامل پالیسیاں اور پروگرام تمام شہریوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، چنانچہ شہریوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے ممکنہ اثرات کو اچھی طرح سمجھیں۔ دوسری طرف بجٹ کی دستاویزات بنیادی طور پر حکومتی اداروں کے استعمال کے لیے بنائی جاتی ہیں اور وہ عام لوگوں کے لیے بہت پیچیدہ اور سمجھنے میں مشکل ہوتے ہیں، جبکہ 'عوام کا بجٹ' ان معلومات کو ایک آسان اور قابل فہم شکل میں پیش کرتا ہے۔

بجٹ کی تیاری کے مراحل

بجٹ کے پیچیدہ نکات کی طرف جانے سے قبل یہ مناسب رہے گا کہ بجٹ تیاری کے اس عمل کا خاکہ پیش کردیا جائے جو حکومت نے اختیار کیا۔اس عمل کے 12 مراحل ہیں۔

1 بجٹ کال سرکلر اور راہنما ہدایات برائے ترقیاتی پروگرام کا اجراء (ستمبر)

2 بجٹ کال سرکلر اور راہنما ہدایات فیلڈ دفاتر کو ترسیل (اکتوبر)

3 فیلڈ دفاتر کی جانب سے بجٹ کے تخمینوں/تجاویز کی تیاری (نومبر)

4 پنجاب اسمبلی کے قبل از بجٹ سیشن کا انعقاد (جنوری)

5 بجٹ کے تخمینوں/تجاویز کو یکجا کرنا (فروری)

6 فنانس اور پی اینڈ ڈی محکموں کی جانب سے بجٹ تجاویز کا جائزہ (مارچ)

7 بچتوں یا مزید وسائل کی ضرورت کی نشاندہی (اپریل)

8 نظر ثانی شدہ تخمینوں کی تیاری (مئی)

9 سیاسی قیادت کا بجٹ کے تخمینوں کا جائزہ لینا (مئی)

10 بجٹ تجاویز کابینہ کو بھجوانا (جون)

11 اسمبلی میں بجٹ پیش کرنا (جون)

12 صوبائی اسمبلی کی جانب سے بجٹ کی منظوری (جون)

جامع ترقی کے لیے پنجاب کا Vision

صوبائی حکومت پنجاب کو ایک محفوظ، اقتصادی طور پر متحرک، صنعتی طور پر ترقی یافتہ اور علم کی بنیاد پر پھلتا پھولتا صوبہ دیکھنا چاہتی ہے جہاں ہر شہری بھرپور زندگی گزارنے کی توقع کر سکتا ہو۔

اقتصادی نشوونما کے لیے پنجاب کی حکمت عملی 18-2014ء

بجٹ 16-2015ء، اقتصادی نشوونما کی حکمت عملی برائے پنجاب 2018ء، میں متعین کردہ ترجیحات کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔صوبائی بجٹ سے قبل اس کی حکمت عملی کے نمایاں عناصر کا جائزہ لینا قابل قدر ہوگا۔

پنجاب کے لیے اہداف (2018ء)

- اندازاً 8% سالانہ اقتصادی نشوونما کا ہدف
- نجی شعبہ کی سرمایہ کاری کو دوگنا کرنا
- سالانہ 10 لاکھ معیاری ملازمتیں پیدا کرنا
- 20 لاکھ ہنر مند گریجوایٹس
- برآمدات میں سالانہ 15% اضافہ
- ملینیئم ڈویلپمنٹ گولز (MDGs) اور پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول
- امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانا

کلیدی نتائج

- انسانی سرمایہ اور مہارتوں کی ترقی
- توانائی کی قلت پر قابو پانا
- ادارہ جاتی اصلاحات اور بہتر طرز حکمرانی
- صنفی حساسیت کو مرکزی دھارے کا حصہ بنانا
- منصفانہ علاقائی ترقی
- برآمدت پر مرکوز نشوونما
- پیداواری صلاحیت میں اضافہ

اقتصادی کے محرکات

روزگار کے وسیع مواقع فراہم کرنے والی اقتصادی ترقی

مؤثر تحفظ وسلامتی

برآمدات کی تیزی

پنجاب کی معاشی ترقی کو تیز کرنا

نجی شعبے کی زیر قیادت اقتصادی نشوونما

سماجی شعبے کا مکمل احاطہ

اقتصادی مفروضات

بجٹ سال 16-2015ء درج ذیل اقتصادی مفروضات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے:

جی ڈی پی کا حجم[1]

30,672 ارب روپے

افراطِ زر

6.0%

اقتصادی نشوونما کی شرح

5.5%

ایف بی آر کے ٹیکسوں اور جی ڈی پی کی شرح تناسب

10.1%

ایف بی آر ریونیو کا ہدف

3,104 ارب روپے

1- جی ڈی پی، یعنی ایک سال میں پیدا ہونے والی کُل اشیاء وخدمات (مجموعی ملکی پیداوار کی قدر)، مارکیٹ کی قیمتوں پر

بجٹ 2015-16ء کا جائزہ

بجٹ کا کل حجم:

1447.2 ارب روپے

شہریوں کو خدمات (سروسز) کی فراہمی کے لیے

753 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں

مالی سال 2014-15ء میں مختص کردہ **699.5** ارب روپے کے مقابلے میں 7.6% زیادہ۔

ترقیاتی بجٹ کا حجم

345 ارب روپے سے بڑھا کر 400 ارب روپے کر دیا گیا ہے

(15.9% کا اضافہ)

294.2 ارب روپے کا کیپٹل بجٹ

بشمول قرضوں کی واپسی، حکومت کی جانب سے خودمختار اداروں کو ایڈوانس اور گندم کی خریداری کے لیے رقم

جاری اخراجات کے حجم میں اضافہ کی قابل ذکر وجوہات:

- سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں **6.0** ارب روپے کا اضافہ
- ریٹائرڈ سٹاف کی 'پنشن' کے لیے مختص کردہ رقم میں **5.0** ارب روپے اضافہ
- امن عامہ کے لیے آپریشنل بجٹ میں **10.6** ارب روپے اضافہ
- سکولوں کے لیے تنخواہ کے علاوہ بجٹ میں **7.0** ارب روپے اضافہ

رقم کہاں سے آتی ہے!!

صوبائی محصولات (جمع کردہ ٹیکس)	ارب روپے
زرعی انکم ٹیکس	2.3
رجسٹریشن فیس	0.8
غیر منقولہ شہری جائیداد پر ٹیکس	9.5
لینڈ ریونیو	13.7
پیشوں اور کاروباروں پر ٹیکس	0.8
غیر منقولہ جائیداد پر کیپٹل ویلیو ٹیکس	8.8
سیلز ٹیکس	72.0
صوبائی ایکسائز	2.8
سٹیمپ ڈیوٹی	24.4
گاڑیوں پر ٹیکس	11.2
دیگر بالواسطہ ٹیکس	14.3
کل	160.6

آمدنی: وہ رقوم جو صوبے کو صوبائی/وفاقی سطح پر جمع ہونے والے قابل تقسیم ٹیکسوں میں حصہ، صارفین سے لیے جانے والے چارجز، رائلٹیز، گرانٹس اور قرضوں سے حاصل ہوتی ہیں۔

ٹیکس ادا کرنا شہریوں پر کیوں لازم ہے

حکومت کو کام کرنے اور اپنے شہریوں کو خدمات فراہم کرنے کے لیے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہریوں کے ادا کردہ ٹیکس اور فیس ان ضروری خدمات کو فراہم کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر شہری اپنے ٹیکس ادا نہ کریں تو حکومت امن و امان، تعلیم، شاہراہیں، عدالتوں کا نظام، پانی کی فراہمی و نکاسی، اور دیگر خدمات مہیا کرنے کے قابل نہیں ہوگی۔ اس لیے ٹیکس کو ''لازمی'' قرار دیا جاتا ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکس دہندگان ہی اپنی حکومت کی بہتر طور پر جوابدہی کر سکتے ہیں۔ نیز، ٹیکس حکومت کو ایک ایسا نظام بنانے میں مدد دیتے ہیں جس میں طبقۂ امراء سے وسائل لے کر تمام شہریوں، بالخصوص غریبوں کو خدمات مہیا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

وفاقی سطح پر جمع ہونے والے قابل تقسیم ٹیکسوں میں حصہ	صوبائی ٹیکسوں سے آمدنی	صارفین سے لیے جانے والے چارجز، گرانٹس اور رائلٹیز سے آمدنی	قرض (اجناس کی خریداری کے لیے حاصل کیے جانے والے قرض)
888.5 ارب روپے	160.6 ارب روپے	95.5 ارب روپے	302.6 ارب روپے

کل 1447.2 ارب روپے

رقم کہاں خرچ ہوتی ہے

	ارب روپے
عام عوامی خدمات	**434.5**
مقامی حکومتوں کو منتقلی اور دیگر	287.3
صوبائی اسمبلی، محکمہ مالیات، پنشن کی ادائیگی اور قرض کی واپسی	135.6
عمومی انتظامیہ	11.6
امن عامہ اور تحفظ کے امور	**124.9**
پولیس	87.9
عدالتیں (ہائیکورٹ اور زیریں عدالتیں)	16.0
امن عامہ کے انتظامات (بشمول ریسکیو اور ایمرجنسی سروسز)	13.3
جیلوں کے انتظامات اور آپریشنز (جیلیں)	7.6
آتشزدگی سے بچاؤ (شہری دفاع)	0.1
تعلیم	**103.6**
صحت	**82.5**
اکنامک افیئرز	**329.3**
محنت (مزدور)	1.0
سڑکیں	105.4

اخراجات: حکومت کی جانب سے عوامی خدمات کی فراہمی اور یہ خدمات پہنچانے کے لیے سرمایہ کاری پر خرچ ہونے والی رقم

	ارب روپے
تعمیرات	64.6
زراعت	32.6
آبپاشی و بحالی اراضی	46.4
جنگلات	4.1
ماہی گیری (فشریز)	1.0
خوراک	23.8
توانائی	31.1
صنعتیں	17.2
کانیں	2.1
ماحول کا تحفظ	**0.2**
ہاؤسنگ اور کمیونٹی کی سہولیات	**61.8**
کمیونٹی کے ترقیاتی کام (بشمول آشیانہ ہاؤسنگ سکیم)	25.6
پانی کی فراہمی و نکاسی	36.2
تفریح، ثقافت اور مذہب	**6.6**
زکوٰۃ، سماجی بہبود وغیرہ	**9.6**
قرضوں کی واپسی، پیشگی ادائیگیاں اور کماڈیٹی آپریشن	294.2
کل	**1447.2 ارب روپے**

توانائی بحران کے چیلنج سے نبرد آزما ہونا

صرف توانائی کی قلت کا خاتمہ کرنے سے پنجاب کی شرحِ نمو میں 2 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔

پنجاب کی توانائی کی ضروریات اور دستیاب وسائل کے درمیان نمایاں فرق ہے۔ اس قلت سے نمٹنے اور لوڈ شیڈنگ کے خاتمے میں وفاقی حکومت کی معاونت کے لیے حکومتِ پنجاب نے اس شعبے میں درج ذیل اہم اقدامات کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے لیے بجٹ 16-2015ء میں 31.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں:

پنجاب کے چار اضلاع (لاہور، قصور، فیصل آباد اور ملتان) میں زیادہ بجلی خرچ کرنے والے مراکز (لوڈ سنٹرز) کے قریب کوئلے سے چلنے والے **چھوٹے پاور پلانٹس** کا قیام

RLNG پر مبنی **1000 میگاواٹ** کا پاور پلانٹ

توانائی کی بچت اور کفایت کا پروگرام

چک جھمرہ، فیصل آباد میں **15-20 میگاواٹ** کے بائیوماس تھرمل پاور پلانٹ کا قیام

M-3 انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد اور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور میں کوئلے سے چلنے والے **55 میگاواٹ** کے پاور پلانٹس کا قیام

قابل تجدید توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے پروگرام کے تحت نہروں پر **چھوٹے ہائیڈل پاور** پراجیکٹس

اس کے علاوہ غیر ملکی/نجی سرمایہ کاری کے ذریعے درج ذیل منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے:

- چینی سرمایہ کاروں کے اشتراک سے ساہیوال میں 1,320 میگاواٹ پاور پلانٹ کا قیام
- قائداعظم سولر پارک بہاولپور کی پیداواری صلاحیت کو 100 میگاواٹ سے بڑھا کر 1000 میگاواٹ تک پہنچانا
- پنڈ دادنخان میں کوئلے سے چلنے والا 350 میگاواٹ کا بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ (یہ منصوبہ پاک چین اقتصادی راہداری کا جزو ہے اور توقع ہے کہ یہ 80 ارب روپے کی لاگت سے دسمبر 2017ء تک مکمل ہو جائے گا)

پنجاب کے دیہی علاقوں کی ترقی

پنجاب کی زیادہ تر آبادی آج بھی دیہات میں رہتی ہے۔اسی لیے دیہی علاقوں کی ترقی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

صوبائی ADP میں پنجاب کے دیہی علاقوں کی ترقی کے لیے117.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

- دیہی سڑکوں کی تعمیر/مرمت کے لیے52.0 ارب روپے کا منصوبہ
- آبپاشی میں بہتری کے لیے35.4 ارب روپے مختص
- 11 ارب روپے سے ’’صاف پانی‘‘ پروگرام
- زرعی شعبے کے لیے10.7 ارب روپے مختص
- 5.1 ارب روپے کی لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ سکیمیں
- دیگر دیہی ترقیاتی منصوبوں کے لیے2.9 ارب روپے

دیہی سڑکوں کی تعمیر کے لیے خادم پنجاب پروگرام

تین سال میں150 ارب روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ پاکستان کی تاریخ میں دیہی سڑکوں کی تعمیر کے لیے سب سے بڑا پروگرام۔اس کی تکمیل سے دیہی آبادی کی

- کھیت اور منڈی تک
- سکول، کالج، یونیورسٹیوں تک
- صحت کی سہولیات تک، اور
- ملازمت کے مواقع تک رسائی بہتر ہونے سے صوبے کو دوررس اقتصادی فوائد ہوں گے۔

- 2000 کلومیٹر سے زائد دیہی سڑکوں کی تعمیر/مرمت
- تمام سڑکوں کی کارپٹنگ
- سڑکوں کی دونوں اطراف دو دو فٹ کا کچا راستہ بنانا

روزگار دینے والی مہارتوں کی ترقی

حکومت نے ''مہارتوں کی نشوونما کی حکمت عملی'' تیار کی ہے تاکہ 20 لاکھ افراد کو تکنیکی/ پیشہ ورانہ تربیت دی جائے اور انہیں مقامی و بین الاقوامی ملازمتوں سے منسلک کیا جائے۔ اس مقصد کے تحت ترقیاتی بجٹ میں 4.0 ارب روپے تکنیکی تربیت کے اداروں مثلاً TEVTA، PSDF اور PVTC کے لیے رکھے گئے ہیں۔ یہ ادارے بین الاقوامی معیار کے مطابق ایسے تربیتی کورس مہیا کریں گے جن کی طلب موجود ہے۔ یہ درج ذیل سمت میں ایک بڑا قدم ہے:

2018ء تک 20 لاکھ ہنرمند پیدا کرنا

صوبے کی اقتصادی نشوونما میں حصہ ڈالنا

نوجوانوں کے لیے مزید ملازمتیں پیدا کرنا

سکولوں میں تعلیم تک رسائی، معیار اور دائرۂ کار میں بہتری لانا

حکومت پنجاب کے عزم کے مطابق پنجاب میں بہتر تعلیمی سہولیات فراہم کرنے اور تعلیم تک رسائی، معیار اور دائرۂ کار کو بہتر بنانے پر اندازاً 310.2 ارب روپے (بجٹ کا 27% اور جی آر پی کا 2%) خرچ کیے جائیں گے جن میں وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر رقوم شامل ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت درج ذیل اہداف رکھتی ہے:

- 5 تا 9 سال کے سکول نہ جانے والے 45 لاکھ لڑکوں اور لڑکیوں کو پرائمری سکولوں میں داخل کرنا اور ان کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا
- سکولوں تک رسائی بہتر بنانا
- صنفی مساوات کا حصول
- علاقائی عدم توازن میں کمی لانا
- بچوں کے لیے سازگار تعلیمی ماحول کو فروغ دینا
- معیاری تعلیم فراہم کرنا

نمایاں اقدامات

- 1.8 ملین بچوں کے لیے تعلیمی واؤچرز تاکہ وہ سرکاری خرچ پر اپنی مرضی کے نجی سکول سے تعلیم حاصل کرسکیں
- پنجاب میں سکولوں کی 74,000 خطرناک عمارات کی دوبارہ تعمیر
- پنجاب کے سکولوں میں غیر دستیاب سہولیات کی فراہمی
- چار نئے دانش سکولوں کا قیام
- پنجاب انڈومنٹ فنڈ کے لیے دو ارب روپے مختص
- پنجاب میں طلبا کی سب سے زیادہ تعداد والے سکولوں میں 22,000 اضافی کلاس رومز کی فراہمی
- پنجاب کے سیکنڈری/ہائر سیکنڈری سکولوں میں 990 آئی ٹی/سائنس لیبارٹریوں کی فراہمی
- پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت 500 نئے پرائمری سکولوں کی تعمیر

سکولوں کی تعلیمی سہولیات کے نمایاں پہلو

بالخصوص سائنس اور ریاضی پڑھانے کے لیے **30,000** نئے اساتذہ کی بھرتی

ایک لاکھ سے زائد اساتذہ کی تربیت

چھ کروڑ سے زائد مفت نصابی کتب کی تقسیم

غریب اضلاع میں مستحق طالبات کے لیے **51,60,000 وظائف**

تعلیمی بہتری کے پروگرام کے لیے **نگرانی اور جانچ** پڑتال کے نظام میں بہتری

ایک کروڑ 28 لاکھ طلباء کو تعلیمی سہولیات بہم پہنچانا (پبلک سکولوں کے ایک کروڑ 10 لاکھ اور پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن پروجیکٹس کے تحت نجی سکولوں کے 18 لاکھ)۔ان طلباء میں سے تقریباً 62 لاکھ 40 ہزار طالبات ہیں (جی پی آئی 0.95)۔

کم کارکردگی دکھانے والے سکولوں میں اساتذہ کے **لیے مراعات** تاکہ High Improvers پروگرام کے ذریعے تعلیمی نتائج بہتر بنائے جا سکیں

پانچویں اور آٹھویں جماعت کے ایک جیسے معیار پر امتحانات تاکہ اساتذہ کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ طلباء کے **تعلیمی نتائج** پر بھی نظر رکھی جا سکے

سکولوں میں بہتری کے لیے تنخواہ کے علاوہ بجٹ میں اضافہ (گزشتہ سال کے 7.3 ارب سے بڑھا کر **14 ارب روپے**)

اعلیٰ تعلیم

پنجاب میں 6 لاکھ 37 ہزار طلباء کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، جن میں سے 4,14,000 طالبات ہیں؛ یوں صنفی مساوات کی جی پی آئی شرح 1.86 بنتی ہے۔

اعلیٰ تعلیم کا معیار مزید بلند کرنے کی خاطر حکومت درج ذیل اقدامات کرے گی:

- میرٹ پر مبنی نظام کے ذریعے طالب علموں کو ایک لاکھ لیپ ٹاپس کی فراہمی
- پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے ذہین طلبا کے لیے وظائف کی تعداد کو 1,00,000 تک لے جانا
- لاہور نالج پارک کا قیام
- پنجاب کے کالجوں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی
- کالا شاہ کاکو کے مقام پر جی سی یونیورسٹی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، سیالکوٹ میں وویمن یونیورسٹی اور ڈیرہ غازی خان میں غازی یونیورسٹی کے ضمنی کیمپس تعمیر کرنا
- جھنگ، اوکاڑہ، میں نئی یونیورسٹیاں اور وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا ضمنی کیمپس تعمیر کرنا
- لاہور میں ہائر ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر

پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ

مالی سال 12-2011ء میں PEEF کا قیام اس نصب العین کے ساتھ عمل میں آیا کہ پنجاب میں کسی بھی ذہین طالب علم کا وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم نہ چھوڑنا یقینی بنایا جا سکے۔ فنڈ نے اپنے قیام کے بعد سے لمبا سفر طے کیا ہے۔

- بجٹ 16-2015ء میں PEEF کے لیے 2 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے
- مالی سال 16-2015ء کے دوران PEEF کا حجم بڑھ کر 15.5 ارب روپے ہو جائے گا
- فنڈ نے ابھی تک 62,439 وظائف دیے ہیں
- آئندہ برس تک PEEF سے مستفید ہونے والے طلبا کی تعداد بڑھ کر 1,00,000 ہو جائے گی۔

سپیشل ایجوکیشن

صوبے کے 250 سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں 29,000 سپیشل طلباء زیر تعلیم ہیں۔

اس شعبے میں اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- داخلہ لینے کی حوصلہ افزائی اور سپیشل ایجوکیشن کو بہتر بنانے کے لیے میرٹ کی بنیاد پر سکالرشپس اور وظائف
- دیگر اقدامات میں مفت یونیفارم، نصابی اور بریل کتب، پک اینڈ ڈراپ کی سہولیات، بورڈنگ اور رہائش کی سہولیات اور سپیشل طلبا کے لیے معاون تعلیمی آلات شامل ہیں۔
- بہاولپور اور مظفرگڑھ میں ”پنجاب جامع تعلیمی منصوبہ“
- بہاولپور میں سست روی سے سیکھنے والوں کے لیے انسٹی ٹیوٹ
- قصور، اوکاڑہ، لاہور، وہاڑی، جھنگ، فیصل آباد، اور میانوالی میں سپیشل ایجوکیشن مراکز کا قیام
- لیہ، بہاولپور، بھکر اور ملتان میں سپیشل ایجوکیشن مراکز کی عمارتوں کی تعمیر
- اوکاڑہ، خوشاب، ملتان، لیہ، حافظ آباد، ننکانہ صاحب، قصور اور لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے سرکاری مراکز کا درجہ بڑھا کر مڈل سے سیکنڈری اور پرائمری سے مڈل تک کرنا
- جوہر ٹاؤن، لاہور میں سرکاری قومی سپیشل ایجوکیشن مرکز (قوت سماعت سے محروم بچوں کے لیے) میں سپیچ تھراپی یونٹ کا قیام
- سپیشل ایجوکیشن کے سرکاری مرکز شیخوپورہ کا درجہ ہائر سے بڑھا کر ہائر سیکنڈری تک کرنا

عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی

حکومت پنجاب اپنے شہریوں کو صحت کی بہترین سہولیات فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ صحت کے شعبہ میں مختلف اقدامات (بشمول طبی تعلیم) کے لیے 166.1 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

صحت پر اخراجات کا تخمینہ پنجاب کی معیشت کے حجم کا 1% ہے۔ یہ کل بجٹ کا تقریباً 14 فیصد بنتا ہے۔

شعبۂ صحت کے اہداف حاصل کرنے کے لیے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ لاہور کا قیام
- ہیلتھ انشورنس کارڈ کا اجراء
- طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ کی توسیع
- پنجاب میں موبائل ہیلتھ یونٹس
- پنجاب میں ہیپا ٹائٹس کے تدارک اور روک تھام کے پروگرام
- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں غیر دستیاب سہولیات فراہم کر کے اسے ٹیچنگ ہسپتال کے درجے پر اپ گریڈ کرنا
- پنجاب میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں درکار آلات کی فراہمی
- پنجاب میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں درکار آلات کی فراہمی

ایک سال میں محکمہ صحت کی جانب سے فراہم کردہ خدمات

- 103.4 ملین او پی ڈی وِزٹس
- 3.9 ملین داخل مریضوں کا علاج
- 320,997 ڈیلیوریز
- 1.6 ملین کی دورانِ حمل دیکھ بھال
- 1,026,037 سرجریاں
- لیبارٹری میں 10.1 ملین تحقیقات
- 2.62 ملین ایکسریز
- 1.530 ملین الٹراساؤنڈ
- 114,340 سی ٹی سکین

ماں اور بچے کی صحت کے پروگرام

فیملی ویلفیئر سنٹرز کی توسیع اور کمیونٹی پر مبنی بہبود آبادی کارکنوں کو متعارف کروانا (2014-18ء)

حفاظتی ٹیکے لگانے کے وسیع تر پروگرام (EPI) کو مستحکم بنانا

گوجرانوالہ، راولپنڈی اور بہاولپور میں بچوں کے نئے ہسپتال کا قیام

زچہ و بچہ کی صحت (RMNCH) اور غذائیت کا جامع پروگرام

"پنجاب ملینیئم ڈویلپمنٹ گولز پروگرام"

چلڈرن ہسپتال لاہور میں انسٹی ٹیوٹ آف پیڈیاٹرک کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری کا قیام

سماجی تحفظ

غریب اور کم آمدنی والے گروپس کی بہبود حکومت کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ادا کرنے کی غرض سے درج ذیل اقدامات کیے جا رہے ہیں:

- پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے تحت معذور بوڑھے افراد کے لیے ایک ارب روپے مختص
- 2 ارب روپے کی لاگت سے غریب کنبوں کے لیے ہیلتھ انشورنس سکیم
- خود روزگار سکیم کے تحت بلاسود قرضے دینے کے لیے اخوت کو دو ارب روپے کی فراہمی
- ''اپنا روزگار سکیم'' کے تحت شفاف طریقہ کار کے ذریعے 50,000 گاڑیوں کی تقسیم
- لاہور میں ''آشیانہ اقبال'' سکیم کے تحت کم آمدنی والے کنبوں کے لیے 6400 فلیٹ
- DFID کی معاونت سے پنجاب اکنامک آپرچیونٹیز پروگرام (PEOP)
- IFAD کی معاونت سے سدرن پنجاب پاورٹی ایلیویئیشن پراجیکٹ (SPPAP)
- ڈیرہ غازی خان، بہاولنگر اور ساہیوال میں بچوں کے تحفظ کے انسٹی ٹیوٹس کا قیام
- فیصل آباد میں مزدوروں کے لیے 120 بستروں کا زچہ و بچہ مرکز صحت
- جھنگ میں 50 بستروں کا سوشل سکیورٹی ہسپتال

نمایاں رعایتیں (سبسڈیز)

گندم پر سبسڈی 10 ارب روپے	رمضان پیکیج 5.0 ارب روپے	ٹرانسپورٹ پر سبسڈی 3.5 ارب روپے	مفت ادویات 10.8 ارب روپے

امن وامان

اپنے شہریوں کو تحفظ فراہم کرنا اور امن وامان قائم رکھنا حکومت پنجاب کی اولین ترجیح ہے۔ تحفظ وسلامتی اور امن وامان پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے بھی لازمی ہے۔ چنانچہ حکومت نے **پولیس کے لیے 87.9 ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز دی ہے۔

دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے اور امن وامان کی صورت حال بہتر بنانے کے نمایاں اقدامات میں درج ذیل شامل ہیں:

لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں ''پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کمیونیکیشن سنٹر'' کا قیام

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی 317 اور سول جج کی 696 آسامیاں پیدا کرنا

1500 اہلکاروں پر مشتمل (75 خواتین) **انسدادِ دہشت گردی فورس** بنانا

شہریوں کو دوستانہ ماحول میں او مقررہ عرصے کے اندر خدمات کی فراہمی کے لیے 80 پولیس سروس سنٹرز کا قیام

ایک خصوصی حفاظتی یونٹ کا قیام

پولیس ایمرجنسی ریسپانس یونٹ (لاہور پائلٹ)

پولیس کے شہداء کے لیے مراعاتی پیکیج

شہری ترقی اور عوامی ٹرانسپورٹ

گنجان اور تیزی سے ترقی پاتے ہوئے شہری علاقے اقتصادی ترقی میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔شہری ترقی کے ان اقدامات کے لیے حکومت پنجاب نے درج ذیل اقدامات کے لیے 16.6ارب روپے مختص کیے ہیں:

- **ملتان میں جدید عوامی ٹرانسپورٹ** (Mass Transit) کا نظام
- گاڑیوں کی انسپکشن اور تصدیق کا نظام (بذریعہ پی پی پی)
- **ملازمت پیشہ خواتین کے لیے سکوٹی** (پائلٹ پراجیکٹ)
- لاہور میں شوکت خانم چوک سے ستوقتلہ ڈرین تک سیوریج لائن کی تعمیر
- فیصل آباد میں گٹ والا پل سے ساہیانوالہ (ایم 3) انٹرچینج **تک کینال ایکسپریس وے کی تعمیر** (لمبائی=24.50 کلومیٹر)
- جھل خانوانہ چوک فیصل آباد کی بہتری

اس کے علاوہ چینی سرمایہ کاری سے میٹرو ٹرین/اورنج لائن لاہور پراجیکٹ شروع کیا جائے گا۔

- لاہور میں فرسودہ، گہری اور ناکافی فراہمی آب کی لائنوں کی جگہ HDPE پائپ بچھانا (گیسٹر و فیز II)
- لاہور میں لاریکس کالونی سے گلشن راوی **تک سیوریج سسٹم**
- ملتان میں **بوسیدہ سیور لائنوں کی تبدیلی**
- لاہور میں فراہمی آب میں **توانائی کی بچت** (واسا کے 105 فرسودہ اور غیر فعال ٹیوب ویلز تبدیل کرنے کے ذریعے توانائی کی بچت)
- واسا لاہور کے لیے ٹیوب ویلز، ڈسپوزل اور لفٹ سٹیشن پر **SCADA نظام قائم کرنا**

پنجاب میں میٹرو کا نظام

اس وقت 3,00,000 شہری گرین لائن میٹرو (لاہور) اور راولپنڈی و اسلام آباد میں پاکستان میٹرو بس سروس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ لاہور میٹرو بس روٹ کے قریب لیبر مارکیٹ کا حجم 33 فیصد زیادہ ہوا ہے۔ یہ لگ بھگ 10 لاکھ اضافی افراد کے برابر ہے۔

محتاط اندازے کے مطابق ملتان میٹرو بس پراجیکٹ اور اورنج لائن ٹرین لاہور کی تکمیل ہونے پر میٹرو بس سسٹم سے مستفید ہونے والوں کی تعداد 6 لاکھ یومیہ تک پہنچ جائے گی۔

عام شہری کے لیے اس منصوبے کی افادیت کیا ہے؟

- میٹرو بس استعمال کرنے والوں میں سے 37 فیصد افراد نے ذاتی کار/موٹر سائیکل/سائیکل استعمال کرنا چھوڑ دی، جبکہ دیگر 40 فیصد جزوی طور پر استعمال کرتے ہیں۔
- میٹرو بس میں سفر کرنے والوں کی بڑی تعداد (83 فیصد) کا کہنا ہے کہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہو گیا کیونکہ اب وہ بہتر معاوضے والی ملازمتیں حاصل کرنے یا اپنی پہلے والی ملازمتوں پر زیادہ محنت کرنے کے قابل ہیں۔
- میٹرو بس میں سفر کرنے والوں کی بڑی تعداد (84 فیصد) کا کہنا ہے کہ سفر میں کم وقت لگنے کی وجہ سے وہ اپنی موجودہ ملازمتوں کے فرائض بہتر طریقے سے انجام دینے کے قابل ہیں۔

اس کے علاوہ دونوں میٹرو سسٹم روزانہ تقریباً 3,00,000 مسافروں کو ٹرانسپورٹ فراہم کرتے ہیں جن میں سے تقریباً:

- 30% خواتین ہیں، یعنی اندازاً 90,000 خواتین کو آنے جانے اور روزگار، صحت کی سہولیات اور تعلیمی اداروں تک پہنچنے میں زیادہ سہولت ملی ہے
- 68,000 طلباء کو سکول، کالجوں اور یونیورسٹیوں تک بہتر رسائی میسر آئی ہے
- 1,60,000 مسافر مزدور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جو کم قیمت پر سفر کرتے اور وقت بھی بچاتے ہیں
- 72,000 مسافر (جن میں بڑی تعداد سرکاری ملازمین کی ہے) گھر سے دفتر آتے جاتے ہیں

شاہراہوں کی تعمیر

نقل وحرکت میں سہولت اقتصادی سرگرمی کوفروغ دے سکتی ہے، کیونکہ یہ مسافروں، سامان اور معلومات کی ترسیل کے قابل بناتی ہے۔حکومت پنجاب اس ضرورت کی اہمیت تسلیم کرتی ہےاور2015-16ء کے بجٹ میں 105.4ارب روپے مختص کیے ہیں۔

- خادم پنجاب دیہی سڑکوں کے پروگرام(KPRRP) کے تحت پنجاب میں سڑکوں کی مرمت وتوسیع
- آئندہ سال600 سکیموں کی تکمیل، جن میں خادم پنجاب روڈ پروگرام فیزI سے متعلقہ255 سکیمیں بھی شامل ہیں
- 2014ء کے سیلاب سے سڑکوں کو پہنچنے والے نقصان کی مکمل بحالی
- موجودہ ملتان روڈ لاہور کی ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر سکیم موڑ تک بہتری/ بحالی
- پتوکی تا کنگن پور روڈ، ضلع قصور کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا، لمبائی54.80 کلومیٹر
- اوکاڑہ ماری پتن روڈ اوکاڑہ کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا
- لاہور فیروز پور روڈ کو کاہنہ سے رائیونڈ تک (بوچڑ خانہ ڈسٹری بیوٹری، لاہور کی دونوں اطراف پر) تعمیر/ چوڑا کرنا
- 18 حضری سے فتح پور تک سڑک کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا، کل لمبائی57 کلومیٹر
- رنگ پور-چوک منڈا-دائرہ دین پناہ سے تونسہ موڑ (ضلع مظفر گڑھ) تک سڑک کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا، کل لمبائی72.50 کلومیٹر
- کہوٹہ کروٹ روڈ براستہ کھلول، ضلع راولپنڈی کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا
- بہاولپور سے حاصل پور تک سڑک (77.25 کلومیٹر) کو دورویہ بنانا

پانی کی فراہمی اور نکاسی

پنجاب کے شہریوں کو پینے کے صاف پانی تک رسائی یقینی بنانے کے لیے حکومت نے 36.2ارب روپے مختص کیے ہیں، جن میں صاف پانی پراجیکٹ کے لیے 11ارب روپے بھی شامل ہیں۔اس کے لیے گزشتہ برس مختص کردہ رقم 5ارب میں 120 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

حکومت درج ذیل پروجیکٹ پر بھی عملدرآمد بھی کروائے گی:

صاف پانی پروگرام جس کا مجموعی حجم 70 ارب روپے ہے

رحیم یار خان اور سیالکوٹ کے لیے گندے پانی کی ٹریٹمنٹ کے پلانٹ

پنجاب میں پاکستان اپروچ ٹوٹوٹل سینی ٹیشن(PATS)-کے تحت36اضلاع کے3360دیہات کو "Open defecation free" قرار دیا جائے گا، جس میں جنوبی پنجاب کے11اضلاع کے890دیہات (90لاکھ آبادی پر مشتمل) بھی شامل ہوں گے۔

آبپاشی

صوبہ پنجاب دنیا کا سب سے بڑا نہری آبپاشی کا نظام رکھتا ہے جس میں 13 بیراج، 25 بڑی نہریں، 3093 راجباہیں، 55 چھوٹے ڈیم، 1000 سے زائد ڈرینج ٹیوب ویل اور 2100 میل لمبے حفاظتی پشتے شامل ہیں۔

1981ء میں پاکستان کا شمار ''وافر پانی'' والے ممالک میں ہوتا تھا، لیکن آج یہ ''پانی کی کمیابی کا شکار ملک'' بنتا جا رہا ہے۔ چنانچہ پانی کو محفوظ رکھنا اور پانی کا باکفایت استعمال بہتر بنانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کے تحت بجٹ میں 46.4 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ حکومت کا ہدف ہے کہ دستیاب پانی کو محفوظ بنانے اور نئے وسائل کو ترقی دینے کے ذریعے آبپاشی کے نظام کو زیادہ فعال بنایا جائے۔

بیراجوں کی بحالی

- نیو خانکی بیراج کی تعمیر کا منصوبہ
- پنجاب کے بیراجوں کی بہتری کا پراجیکٹ، II-جناح بیراج
- سلیمانکی بیراج میں بہتری کا منصوبہ

نہری نظاموں کی بحالی

- لوئر باری دوآب میں بہتری کا منصوبہ (PC-1)
- پاکپتن نہر
- گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز II (چوبارہ برانچ سسٹم)
- تریموسدھنائی لنک کینال کی بحالی

سیلاب/آفات سے تحفظ

- آفات اور آب وہوا کے اثرات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں بہتری کا پروگرام
- سیلاب میں ہنگامی تعمیر نو اور نقصان سے بچاؤ کا پراجیکٹ
- چھوٹے ڈیموں کی تعمیر/مرمت و بحالی
- نالہ ڈیگ کی طغیانی سے حفاظت کا انتظام (بستر نالہ کی گنجائش بہتر بنانا)
- سیالکوٹ کو ایک، بھید اور پلکھو نالوں کی طغیانی سے محفوظ بنانا
- کامونکی اور ملحقہ علاقوں کو سیلاب سے تحفظ دینا

زراعت

حکومت نے زرعی شعبہ کو متحرک اور بین الاقوامی سطح پر مربوط شعبے کی صورت دینے کا عزم کر رکھا ہے جو نہ صرف تحفظ خوراک کے چیلنج کو پورا کر سکے بلکہ ملکی اور غیر ملکی منڈیوں میں بھی مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ اس شعبے کے لیے بجٹ میں 32.6 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

پروجیکٹس

عالمی بینک کے تعاون سے Punjab Irrigated Agriculture Productivity Improvement Project **(PIPIP)**

Extension Service 2.0- جدید توسیعی اقدامات کے ذریعے کسان کی مدد

آبی گزرگاہوں میں پانی کا بہاؤ بہتر سے بہتر بنانا

پنجاب میں زرعی مشینوں کا فروغ

کسانوں کو زمین ہموار کرنے کے لیزر آلات کی فراہمی/سبسڈی والی قیمتوں پر خدمات کی فراہمی

پوٹھوہار کو زیتون کی وادی بنانا

گورننس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی

لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں ''پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کمیونیکیشن سنٹر'' (PPIC3) کا قیام

لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (LRMIS)

ای-پیمنٹ گیٹ وے

پنجاب میں شہریوں کی معاونت کے لیے سروس سنٹرز کا قیام

''پنجاب مینجمنٹ ریفارم پروگرام'' کے تحت آئی ٹی پر مرکوز اقدام اور فعال مانیٹرنگ

پنجاب میں الیکٹرانک سٹیمپ پیپر کو متعارف کروانا

مقامی حکومتیں

287.3 ارب روپے کی منتقلی،
بشمول مقامی حکومتوں کے
ترقیاتی منصوبوں کے لیے
12 ارب روپے۔

پنجاب میونسپل سروسز
امپرووومنٹ پراجیکٹ فیز II

ماڈل مویشی منڈیوں
کا قیام

بڑے دیہات سے جوہڑ ختم کرنا
تا کہ گندے پانی کی نکاسی بہتر بنائی
جائے/ Bioremediation کے
ذریعے بیماریاں ختم کرنے کا
منصوبہ (فیز II)

دیہی علاقوں میں کوڑے کرکٹ
کوٹھکانے لگانے کے لیے
پائلٹ پروجیکٹ

قبرستانوں کی حالت
بہتر بنانا

خواتین کے لیے خصوصی پروگرام

صنفی مساوات اور خواتین کو مرکزی دھارے میں لانا حکومت پنجاب کی حکمت عملی برائے اقتصادی نشوونما کے کلیدی محرکات میں سے ایک ہے۔ حکومت نے خواتین اور لڑکیوں کی فلاح و بہبود کے مواقع پیش کرنے کے ذریعے ان کی حیثیت کو بہتر بنانے کا عزم کر رکھا ہے:

- ماں، نومولود اور بچے کی صحت (RMNCH) اور غذائیت کا جامع پروگرام
- لڑکیوں کے سکولوں میں غیر دستیاب سہولیات اور شمسی توانائی کی فراہمی و بہتری
- PVTC اور TEVTA کے تحت تربیتی پروگرام
- غریب خواتین کے لیے لائیوسٹاک کے تحت اقدامات
- بہبود آبادی کا پروگرام
- لڑکیوں کے 94 کالجوں کا قیام/بہتری
- خواتین کی ترقی و سماجی بہبود محکمے کے تحت ترقیاتی سکیمیں
- لڑکیوں کے 48 کالجوں میں غیر دستیاب سہولیات کی فراہمی
- ملازمت پیشہ خواتین کو سکوٹیز کی فراہمی
- خواتین کے لیے 4 یونیورسٹیوں کا قیام (ملتان، بہاولپور، فیصل آباد، سیالکوٹ)

جنوبی پنجاب

بجٹ 2015-16ء کی اہم اور نمایاں خصوصیات میں جامع اقتصادی ترقی اور علاقائی مساوات شامل ہیں۔ چنانچہ جنوبی پنجاب کو خصوصی ترجیح دی گئی ہے جس کی عکاسی کل ترقیاتی بجٹ کا 36% اس خطے کے لیے مختص کرنے سے ہوتی ہے۔ یہ بجٹ پنجاب کی آبادی میں اس خطے کے حصے کی نسبت 4 فیصد زیادہ ہے۔ ذیل میں جنوبی پنجاب میں لاگو کیے جانے والے کچھ اہم پروجیکٹ دیے گئے ہیں:

ٹرانسپورٹ

- عوامی ٹرانسپورٹ کا نظام BRTS ملتان

غربت میں تخفیف

- پنجاب اکنامک آپرچونیٹیز پروگرام (PEOP)
- “South Punjab Poverty Alleviation Project”

صحت

- رجب طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ کی توسیع
- BVH، بہاولپور میں کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بلاک اور آئی سی یو
- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں غیر دستیاب سہولیات فراہم کر کے اسے ٹیچنگ ہسپتال کے درجے پر اپ گریڈ کرنا

آبپاشی

- ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی نالوں کی مینجمنٹ
- تریموں سدھنائی لنک کینال کی بحالی
- راجن پور کے پہاڑی نالے/سیلاب سے بچاؤ کے انتظامات

تعلیم:

- خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن رحیم یار خان
- محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر، ملتان کا قیام (فیز II)
- یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، بہاولپور

متفرق

- بہاولپور سے حاصل پور تک سڑک کو دو طرفہ کرنا، لمبائی 77.25 کلومیٹر، ضلع بہاولپور
- چولستان کی جامع ترقی (وزیر اعلیٰ پیکیج)
- لودھراں، خانیوال اور راجن پور میں ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر
- بہاولپور اور بہاولنگر میں کنکریٹ کے Silos کی تعمیر، 30,000 میٹرک ٹن استعداد
- قبائلی علاقہ کی ترقی کا پراجیکٹ، ڈیرہ غازی خان
- بوسن روڈ ڈسپوزل سٹیشن سے سورج میانی میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (STP) اور STP سے دریائے چناب ملتان تک گندے نالے کی تعمیر کا بقیہ کام
- ضلع جھنگ کی مظفر گڑھ سے لگنے والی حد پر خوشاب-مظفر گڑھ روڈ سیکشن پر جاری کام، لمبائی 83.28 کلومیٹر، ضلع مظفر گڑھ
- میران پور کے قریب عربی ٹبہ میں دریائے سندھ پر N-55 کو رحیم یار خان سے منسلک کرنے والے پُل کی تعمیر
- پنجاب میں پاکستان اپروچ ٹو ٹوٹل سینی ٹیشن (PATS) - اوپن ڈیفیکیشن فری (ODF)
- فورٹ منرو کے لیے چیئر لفٹ
- ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور رحیم یار خان میں بچوں کو تحفظ دینے کے انسٹی ٹیوٹس

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں:

Mr. Javed Latif,
Senior Chief (Coordination),
Planning & Development Department,
Government of the Punjab.
Ph: 042-99210465

Mr. Shozeb Saeed,
Deputy Secretary (Resources),
Finance Department,
Government of the Punjab
Ph. 042-99211078